Postal Reg. No. L/P/ GDP-1 DEC 2007

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ    نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ    وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ


جلد 56

شمارہ 31

ہفت روزہ

# بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 300 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

18 رجب 1428 ہجری 2 ظہور 1386 ہش 2 راگست 2007ء


## اخبار احمدیہ

قادیان 14 جولائی 2007 (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیرو عافیت سے ہیں الحمدللہ۔ کل حضور پُر نور نے مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی صفت مومن کی بصیرت افروز تفسیر بیان فرمائی۔ احباب حضور پر نور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

# جب تم گھروں میں داخل ہوا کرو تو اپنے لوگوں پر اللہ کی طرف سے ایک بابرکت پاکیزہ سلامتی کا تحفہ بھیجا کرو

# شریعت اسلامیہ میں ایک گھرانے کی سلامتی اور امن سے لے کر پوری دنیا کی سلامتی اور امن کی ضمانت دی گئی ھے

## ارشاد باری تعالیٰ

اَلۡیَوۡمَ اَکۡمَلۡتُ لَکُمۡ دِیۡنَکُمۡ وَاَتۡمَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ نِعۡمَتِیۡ وَرَضِیۡتُ لَکُمُ الۡاِسۡلَامَ دِیۡنًا (المائدہ: 4) یعنی آج کے دن مَیں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا۔ اور میں نے اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور میں نے تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کیا۔

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَدۡخُلُوۡا بُیُوۡتًا غَیۡرَ بُیُوۡتِکُمۡ حَتّٰی تَسۡتَاۡنِسُوۡا وَتُسَلِّمُوۡا عَلٰۤی اَھۡلِھَا۔ ذٰلِکُمۡ خَیۡرٌ لَّکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تَذَکَّرُوۡنَ (النور:28) کہ اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو، اپنے گھروں کے سوا دوسروں کے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو، یہاں تک کہ تم اجازت لے لو اور ان کے رہنے والوں پر سلام بھیجو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے تاکہ تم نصیحت پکڑو۔

فَاِذَا دَخَلۡتُمۡ بُیُوۡتًا فَسَلِّمُوۡا عَلٰۤی اَنۡفُسِکُمۡ تَحِیَّۃً مِّنۡ عِنۡدِ اللّٰہِ مُبٰرَکَۃً طَیِّبَۃً ۔ کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمُ الۡاٰیٰتِ لَعَلَّکُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ (النور:62) پس جب تم گھروں میں داخل ہوا کرو تو اپنے لوگوں پر اللہ کی طرف سے ایک بابرکت پاکیزہ سلامتی کا تحفہ بھیجا کرو۔ اس طرح اللہ تعالیٰ تمہارے لئے آیات کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم عقل کرو۔

## حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ہمراہ ہوتے اور اگر رستے میں چلتے ہوئے کوئی درخت ہمیں الگ کر دیتا (یعنی ہم چلے جا رہے ہیں اور بیچ میں کوئی درخت آ گیا) تو جب دوبارہ آپس میں ملتے تو پھر ایک دوسرے کو سَلام کہتے تھے۔

(الترغیب والترھیب جزء 3 الترغیب فی افشاء السلام وما جاء فی فضلہ...... حدیث نمبر 3989 صفحہ 373)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے، ایک شخص آپؐ کے پاس سے گزرا اُس نے کہا اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ اس پر آپؐ نے فرمایا دس نیکیاں۔ پھر ایک اور شخص گزرا جس نے کہا اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہ۔ اس پر آپؐ نے فرمایا 20 نیکیاں۔ پھر ایک اور شخص گزرا اور اس نے کہا اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ اس پر آپ نے فرمایا 30 نیکیاں۔ پھر ایک شخص مجلس سے اٹھا اور اس نے سَلام نہ کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لگتا ہے کہ تمہارا ساتھی بھول گیا ہے۔ جب تم میں سے کوئی بھی مجلس میں آئے تو اسے چاہئے کہ وہ سَلام کہے۔ اگر وہ بیٹھنے کے لئے جگہ پائے تو اسے چاہئے کہ وہ بیٹھ جائے اور جب کوئی کھڑا ہو تو وہ سَلام کہے۔

(الأدب المفرد للامام بخاریؒ باب نمبر 451 فضل السلام حدیث نمبر 1015)

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سَلام کو پھیلاؤ۔ اس سے تم سلامتی میں آ جاؤ گے، تمہارے گھربار اور معاشرہ سب سلامتی میں آ جائے گا۔

(الترغیب والترھیب جزء 3 الترغیب فی افشاء السلام وما جاء فی فضلہ...... حدیث نمبر 3979 صفحہ 372)

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم سلام کو پھیلاؤ تاکہ تم غلبہ پا جاؤ۔

(الترغیب والترھیب جزء 3 الترغیب فی افشاء السلام وما جاء فی فضلہ...... حدیث نمبر 3984 صفحہ 373)

## فرمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

:" اسلامی فرقوں میں دن بدن پھوٹ پڑتی جاتی ہے۔ پھوٹ اسلام کے لئے سخت مضر ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا لَا تَنَازَعُوۡا فَتَفۡشَلُوۡا وَتَذۡھَبَ رِیۡحُکُمۡ ۔ جب سے اسلام کے اندر پھوٹ پڑی ہے دم بدم تنزل کرتا جاتا ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے اس سلسلے کو قائم کیا تا لوگ فرقہ بندیوں سے نکل کر اس جماعت میں شامل ہوں جو بیہودہ مخالفتوں سے بالکل محفوظ ہے اور سیدھے راہ پر چل رہی ہے جو نبی کریم ﷺ نے بتایا"۔

(بدر جلد 7 نمبر 19-20 مورخہ 24 رمئی 1908ء صفحہ 4)

# جلسہ سالانہ قادیان مورخہ 29-30-31 دسمبر 2007ء کو منعقد ہوگا

قبل ازیں جلسہ سالانہ قادیان 2007ء کے تعلق سے یہ اطلاع دی جا چکی ہے کہ یہ جلسہ مورخہ 29,28,27 دسمبر کو منعقد ہوگا۔ اب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہی منظوری سے احباب جماعت کی اطلاع کیلئے یہ اعلان کیا جا رہا ہے کہ:۔ 116 واں جلسہ سالانہ قادیان عید الاضحیٰ کی تقریب سعید (جو انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ 20/21 دسمبر کو ہوگی) کے پیش نظر مورخہ 29-30-31 دسمبر 2007ء بروز ہفتہ اتوار، سوموار منعقد ہوگا۔ **مجلس مشاورت** : نیز انیسویں مجلس مشاورت جلسہ سالانہ کے معاً بعد مورخہ یکم جنوری 2008ء بروز منگل وار منعقد ہوگی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک الٰہی جلسہ میں شرکت کیلئے ابھی سے نیت کر کے دعاؤں کے ساتھ تیاری شروع کریں اور جلسہ کے ہر جہت سے کامیابی نیز مبارک ہونے کیلئے دعائیں بھی کرتے رہیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

# پاکستان میں ایک احمدی خاتون کی قبرکشائی کا افسوسناک واقعہ

کسی بھی انسان کا وفات پاجانا ایک قابل افسوس امر ہے بالخصوص متوفی کے عزیز واقرباء کے لئے انتہائی تکلیف دہ امر ہوتا ہے اس وقت متعلقین کے جذبات واحساسات کا اندازہ کرنا بھی مشکل ہوتا ہے۔ ہر وہ شخص جس کے دل میں ہمدردی اور رحم کا مادہ ہو اس وقت دکھ اور افسوس اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔

وفات پاجانے والے کی نعش کی عزت وتکریم بہت ضروری ہوتی ہے اور وفات کے بعد اس کی تجہیز و تدفین کا مرحلہ آتا ہے جس کے لئے ہمارے ھادی کامل صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ ہماری رہنمائی کرتا ہے۔ آپ نے اس کے لئے تفصیل سے احکامات دیئے ہیں نیز آپ نے فرمایا جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہوجاؤ یہاں تک کہ جنازہ تم سے آگے نکل جائے۔ ایک روایت میں ہے اس وقت تک کھڑے رہو جب تک کہ جنازہ رکھ دیا جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد میت کی تعظیم اور اہل میت کے ساتھ ہمدردی کے لئے ہے۔ ایک بار ایک یہودی کا جنازہ لے جایا جارہا تھا آپ احتراماً کھڑے ہوگئے صحابہ نے کہا یا رسول اللہ یہ تو یہودی کا جنازہ تھا آپ نے فرمایا کیا اس میں روح نہیں تھی۔ اسی طرح آپ کی متعدد احادیث ہیں جو میت کے احترام کی طرف توجہ دلاتی ہیں اور جن میں میّت کے لئے مغفرت اور رحمت کے لئے دُعا کی تلقین کی گئی ہے ایک موقعہ پر آپ نے فرمایا ایک مسلمان پر دوسرے مسلمان کے پانچ حق ہیں جن میں سے ایک جنازے کے ساتھ جانا بھی ہے پس اگر کوئی مومن فوت ہو تو اس کی تکفین کی جائے اس کا جنازہ پڑھا جائے اور اس کی تدفین کی جائے جنازہ اور تدفین کے لئے حاضر ہونے والوں کو دو قیراط کا ثواب ملے گا۔ مسلمان اپنے مردوں کو سپرد خاک کرتے ہیں اور اس کے لئے ایک مخصوص جگہ قبرستان مقرر کی جاتی ہے۔

پاکستان میں قبل ازیں بھی ایسے المناک وشرمناک واقعات ہوتے رہے ہیں اور اب جب محترمہ بی بی صاحبہ کی مقامی مشترکہ قبرستان میں تدفین عمل میں آئی تو مخالفین نے علاقہ میں اشتعال پیدا کردیا اور ۲۵۰ کے قریب شرپسندوں نے قبر سے نعش کو نکالنے کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ ہم قادیانی کو یہاں دفن نہیں ہونے دیں گے اور مرحومہ کے قریبی رشتہ داروں کو کلہاڑیوں اور ڈنڈوں سے مار مار کر زخمی کردیا۔ انتظامیہ نے بھی شرپسندوں کی بات کو مانتے ہوئے قبرکشائی کا حکم دیا بالآخر مرحومہ کی نعش کو مجبوراً نکال کر دوسری جگہ احمدیہ قبرستان میں منتقل کیا گیا اور نعش کی منتقلی تک پولیس موقعہ پر موجود رہی۔ پاکستان میں ۱۹۸۴ء کے بعد سے احمدی مرحومین کی قبرکشائی کا یہ ۲۷واں واقعہ ہے جو باقاعدہ رجسٹر ہوا ہے۔

یہ واقعات ظاہر کرتے ہیں کہ حکومت بھی مخالفین کا ساتھ دیتی ہے اور احمدی اپنے بنیادی حقوق سے بھی محروم ہیں اور ایسے مسلمانوں نے قرآن مجید پڑھنا اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنا چھوڑ دیا ہے اور ان کی اخلاقی وانسانی اقدار کا جنازہ نکل گیا ہے۔ کاش وہ قرآن مجید کی اس آیت کریمہ کو دیکھتے جس میں اللہ تعالیٰ ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ جب بنی آدم کے دو بیٹوں نے ایک قربانی پیش کی تو ان میں سے ایک کی قبول کرلی گئی اور دوسرے کی قبول نہ کی گئی اور جس کی قربانی قبول نہ ہوئی تھی اس نے اپنے دوسرے بھائی کو قتل کردیا۔ تب اللہ نے ایک کوّے کو جو زمین کو کریدتا تھا اس لئے بھیجا کہ اسے بتائے کہ اپنے بھائی کی لاش کو کس طرح چھپائے اس نے کہا اے میری ہلاکت (جلد آ) کیا مجھ سے اتنا بھی نہ ہوسکا کہ میں اس کوّے کی طرح ہوجاؤں اور اپنے بھائی کی لاش کو ڈھانپ دوں تب وہ پشیمانوں میں سے ہوگیا۔ اس وقت بھی یہی واقعات دہرائے جارہے ہیں اور جماعت احمدیہ کے مخالفین بھائی احمدیوں کی قربانیوں کو قبول ہوتا اور ان پر افضال الٰہیہ کا نزول ہوتا دیکھ کر ان کے قتل کے درپے ہیں اور کئی احمدیوں کو شہید بھی کرچکے ہیں لیکن احمدی اس کے مقابل پر انہیں قتل نہیں کرتے اور ان کی لاشوں کی بے حرمتی نہیں کرتے بلکہ خدا تعالیٰ پر توکل کرتے اور اس کے خوف سے کام لے کر درگذر کرتے ہیں۔ اس لحاظ سے ان کی قربانیاں خدا کے نزدیک مقبول ہیں۔

پس وہ کوّا جس نے اپنے بھائی کی لاش کو چھپانے کی کوشش کی یقیناً ایسے بدبخت مسلمانوں سے زیادہ شریف اور ہمدرد ہے جنہوں نے ایک عورت کی دفن کی ہوئی لاش کو اکھڑوایا اور اس کی قبر کی بے حرمتی کی اور فتنہ و فساد برپا کیا۔ کاش یہ عبرت حاصل کریں۔

ہم ایسے شر انگیز واقعات پر اظہار افسوس کرتے ہوئے مرحومہ کے عزیز واقرباء سے تعزیت کرتے ہیں اللہ کرے کہ انتظامیہ ہوش کے ناخن لے اور آئندہ کبھی ایسے دلازار واقعات نہ ہوں۔ ☆☆

(قریشی محمد فضل اللہ)

## ضلع بدین (سندھ) میں شرپسند مُلّاؤں کی فتنہ انگیزی اور ایک احمدی کی قبرکشائی کا افسوسناک واقعہ

پاکستان سے یہ افسوسناک اطلاع ملی ہے کہ جماعت احمدیہ کی ایک خاتون محترمہ بی بی اہلیہ الیاس احمد صاحب مرحوم آف خدا آباد تھانہ ٹنڈو بھاگو ضلع بدین (سندھ) ساٹھ سال کی عمر میں 5/جون 2007ء بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ مقامی مشترکہ قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحومہ کے خاوند آٹھ سال قبل وفات پاگئے تھے اور اسی قبرستان میں مدفون ہیں جہاں اس سے قبل جماعت احمدیہ کے اَور دیگر افراد کی تدفین ہوتی رہی تھی اور مرحومہ کی اپنی اولاد کو وصیت تھی کہ ان کو ان کے خاوند کے ساتھ دفن کریں۔

مرحومہ کی تدفین پر مخالفین نے علاقہ میں اشتعال پیدا کیا اور موقعہ پر 200/250 افراد کو اکٹھا کرلیا اور نعش کو قبر سے نکالنے کا مطالبہ کیا کہ قادیانی کی نعش کو ہم یہاں مدفون نہیں رہنے دیں گے۔ یہ یہاں سے نکالیں اور اپنے الگ قبرستان جو یہاں سے ذرا ہٹ کر واقع ہے دفن کردیں۔ اس سارے عمل میں پیش پیش جماعت احمدیہ کا شدید مخالف مولوی عبدالستار چاوڑا تھا۔ جو ضلع بدین میں جماعت احمدیہ کی مخالفت کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہیں جانے دیتا۔ مخالفین نے کلہاڑیوں اور ڈنڈوں سے حملہ کرکے مرحومہ کے موقع پر موجود قریبی رشتہ داروں کو شدید زخمی کردیا جو حیدرآباد ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

انتظامیہ کی آمد پر طے پایا کہ ایک کمیٹی بنائی جائے جو مل کر فیصلہ کرے کہ مرحومہ کی نعش کو اسی جگہ رہنے دیا جائے یا کسی دوسری جگہ منتقل کردیا جائے۔ کمیٹی نے فیصلہ کیا کہ مرحومہ کی قبر کو نہ اکھاڑا جائے تاہم آئندہ کسی احمدی کی تدفین اس قبرستان میں نہ کی جائے۔ مگر چند شرپسند عناصر اس فیصلہ پر آمادہ نہ ہوئے۔ حالات کے پیش نظر انتظامیہ نے قبرکشائی کا حکم دے دیا۔ اس حکم کی تعمیل میں مرحومہ کی نعش کو مجبوراً احمدیہ قبرستان خدا آباد منتقل کردیا گیا۔ نعش کی منتقلی تک پولیس موقعہ پر موجود رہی۔

روشن خیالی کے اس نام نہاد معاشرے میں زندہ انسان تو بُری طرح متاثر ہیں ہی مگر مرنے کے بعد بھی تحفظ کی یہاں کوئی ضمانت نہیں جس کی یہ ایک مثال ہے۔ 1984ء کے بعد احمدی مرحومین کی قبرکشائی اور انسانیت کی تذلیل کا یہ 27واں افسوسناک واقعہ ہے جو باقاعدہ رجسٹر ہوا ہے۔ (الفضل انٹرنیشنل ۶/جولائی ۲۰۰۷ء)

## خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیران راہ مولا کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِي نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

## صوبائی وزونل اُمراء کی خدمت میں ضروری گزارش
## بسلسلہ خلافت احمدیہ صدسالہ جوبلی بدرنمبر

ادارہ بدر خلافت احمدیہ صدسالہ جوبلی کے مبارک موقع پر ایک خصوصی شمارہ ترتیب دے رہا ہے آپ سے گزارش ہے کہ آپ کے صوبہ میں سوسال میں ہونے والی ترقیات اعداد وشمار کی روشنی میں مختصر اور جامع تحریر فرمائیں جس میں صحابہ کرام اور پرانے بزرگوں کے واقعات بھی آنے چاہئیں اور اس تعلق میں جو تصاویر ہوں وہ بھی ارسال فرمائیں۔ تصاویر مساجد مشن ہاؤسز، لائبریری، ہسپتال، سکول مہمان خانوں وغیرہ کی ہونی چاہئے اسی طرح بعض پرانے واقفین زندگی اور صحابہ کرام کی تصاویر بھی ارسال فرمائیں۔ (ادارہ)

# خطبہ جمعہ

**اسلام ہی وہ دین ہے جو اپنے کامل ہونے کے لحاظ سے دنیا میں سلامتی پھیلانے والا ہے۔شریعت اسلامیہ میں ایک گھرانے کی سلامتی اور امن سے لے کر پوری دنیا کی سلامتی اور امن کی ضمانت دی گئی ہے۔**

**معاشرے میں امن اور محبت قائم کرنے کے لئے سلام ضروری چیز ہے۔**

**آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ سلام کو پھیلاؤ تا کہ تم غلبہ پاؤ۔**

**سلام کو پھیلانے سے آپس کے محبت کے تعلقات ہوں گے اور محبت کے تعلقات ایک جماعتی قوت پیدا کریں گے اور یہ جماعتی قوت اور مضبوطی ہی ہے جس سے پھر غلبہ کے سامان پیدا ہوں گے۔**

**آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق کی جماعت پر ظلم روا رکھنے کی وجہ سے ہی مسلمانوں کے اندر سے سلامتی اٹھ رہی ہے۔**

**جماعت احمدیہ کی تعلیم ہمیشہ یہ رہی ہے اور انشاء اللہ رہے گی کہ پیار اور محبت کا پیغام تمام دنیا تک پہنچانا ہے۔**

**عرب ممالک میں عیسائیوں کی طرف سے جماعت کی شدید مخالفت اور اس حوالہ سے احباب جماعت کو خصوصی دعا کی تحریک**

جماعت کو دعا کرنی چاہئے کہ آج کل مختلف جگہوں پر احمدیت کے خلاف جو مخالفت کی آگ بھڑک رہی ہے اس کو اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں کے مطابق خود ٹھنڈا کرے اور ہمارے لئے سلامتی اور امن بنادے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ 25 مئی 2007ء بمطابق 25ہجرت 1386 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّا کَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

يَهْدِیْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلَامِ وَيُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (المائدہ:17)

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ اعلان فرمایا کہ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَاللّٰهِ الْاِسْلَامُ یعنی یقیناً اب اللہ کے نزدیک دین صرف اور صرف دین اسلام ہی ہے اور یہی دین ہے جس پر عمل کر کے اب انسان اللہ تعالیٰ کا قرب پا سکتا ہے۔ کیونکہ اب یہی دین ہے جو اپنے کامل ہونے کے لحاظ سے دنیا میں سلامتی پھیلانے والا ہے۔ پس اس دین کو چھوڑ کر کسی دوسرے دین میں کس طرح سلامتی اور سکون مل سکتا ہے۔ اگر دوسرے دینوں کو دیکھیں یا تو ہمیں وہاں افراط نظر آتا ہے یا تفریط نظر آتی ہے۔ پس ہم خوش قسمت ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے اس پیارے نبی اور خاتم الانبیاء ﷺ کے ماننے والے ہیں جس کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے یہ اعلان کیا کہ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا (المائدہ: 4) یعنی آج کے دن مَیں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا۔ کوئی نہیں جو اس میں کسی قسم کا سُقم یا کمی نکال سکے۔ یہ وہ دین ہے جس میں تمام قسم کے احکام بیان کر دیئے گئے ہیں، تمام قسم کے علوم اس کامل شریعت میں جمع کر دیئے گئے ہیں۔ تمام قسم کی نعمتیں اور تمام علمی خزانے اس میں جمع کر دیئے گئے ہیں۔ روزمرہ کے معمولات سے لے کر بین الاقوامی تعلقات کے احکامات تک جن سے ایک گھرانے کی سلامتی اور امن سے لے کر پوری دنیا کی سلامتی اور امن تک بھی شامل ہیں، کی ضمانت دے دی گئی ہے اور اب یہی دین اسلام ہے جسے خدا تعالیٰ نے تمہارے لئے پسند کیا ہے۔ پس اگر اپنے گھروں میں بھی اور دنیا میں بھی سلامتی، پیار اور محبت کی خوشبو پھیلانا چاہتے ہو تو اِسے اختیار کرو۔

پس یہ خدا تعالیٰ کا اعلان ہے اور وعدہ ہے ہر اس انسان سے جو اللہ تعالیٰ کی اس تعلیم پر ایمان لائے گا اور عمل کرے گا جو اس نے قرآن کریم کی صورت میں اپنے پیارے نبی ﷺ پر اتاری ہے۔ اِس کامل اور مکمل تعلیم کی کچھ جھلکیاں سلامتی کے حوالے سے مَیں گزشتہ خطبات میں بیان کر چکا ہوں، کچھ آج بیان کروں گا۔ جیسا کہ مَیں نے کہا اس میں گھریلو معاملات پر بھی بحث کی گئی ہے، اس کی تعلیم دی گئی ہے۔ معاشرتی معاملات کو بھی بیان کیا گیا ہے۔ بین الاقوامی تعلقات کو قائم کرنے کے لئے بھی قرآن کریم میں بیان کیا گیا ہے۔ تو بہرحال یہ مختلف صورتیں ہیں۔ تمام تو آج بیان نہیں ہو سکتیں کچھ حد تک آج بیان کروں گا۔

یہ انسانی فطرت ہے کہ جب وہ کسی کے لئے دعائیہ کلمات منہ سے نکالتا ہے تو خود بخود اس کے دل میں دوسرے شخص کے لئے نرم جذبات پیدا ہو جاتے ہیں سوائے اس کے کہ بالکل ہی کوئی منافقانہ طبیعت کا شخص ہو جو منہ سے کچھ کہنے والا ہو اور بغل میں چھری لئے پھرتا ہو۔ لیکن ایک مومن جو اس یقین پر قائم ہے کہ مرنے کے بعد کی بھی ایک زندگی ہے اور مجھے کوشش کرنی چاہئے کہ مرنے کے بعد کی جس زندگی کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے، جس دارالسلام کا مجھے راستہ دکھایا ہے، اس کے حصول کے لئے اپنا ظاہر و باطن ایک کروں اور جیسا کہ مجھے حکم ہے اپنے بھائی کو سلامتی کے جذبات پہنچاؤں۔ تو صرف ظاہری منہ کی

بات نہ ہو بلکہ دل کی گہرائی سے یہ سلامتی کی دعا نکلے تا کہ اللہ تعالیٰ سے سلامتی کی راہوں کی طرف ہدایت پانے والا بنوں اور اللہ تعالیٰ کے اذن سے اندھیروں سے نور کی طرف آؤں اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی رضا کا مورد بنتے ہوئے صراط مستقیم پر چلنے والا بنوں۔ پس جب اس سوچ کے ساتھ ایک مومن کوشش کرتا ہے تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ معاشرے میں کوئی اس سے نقصان اٹھانے والا ہو۔ بلکہ نقصان اٹھانا تو دور کی بات ہے، یہ بھی نہیں ہوسکتا کہ ایسے شخص سے کوئی دوسرا بے فیض رہے۔

اب اللہ تعالیٰ کا ایک حکم ہے جو اخلاق کے معیاروں کو اونچا کرنے کے لئے بھی ضروری ہے، فساد اور شکوک وشبہات کو ختم کرنے کے لئے بھی ضروری ہے اور ایک دعا بھی ہے جس سے ایک دوسرے کے لئے پیار ومحبت کے جذبات ابھرتے ہیں اور یہ حکم اُس وقت سَلَام کہنے کا ہے جب تم کسی کے گھر جاؤ۔ بجائے اطلاع دینے کے دوسرے طریقے اپنانے کے، بہترین طریقہ کسی کے گھر پہنچ کر اطلاع دینے کا یہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ گھر والوں کو اونچی آواز میں سَلَام کیا جائے۔ بعض امیر لوگ جن کی بڑی بڑی کوٹھیاں ہیں یا ایسے بھی گھروں والے ہیں جن کے گھروں میں گھنٹی بجنے کی آواز نہیں پہنچ سکتی تو انہوں نے گیٹ پر فون لگائے ہوتے ہیں تا کہ اس کے ذریعہ سے پیغام پہنچایا جائے۔ اگر گھنٹی بجائی ہے تو جب بھی گھر والا پوچھے تو پہلے سَلَام کیا جائے پھر نام بتایا جائے۔ یہ ایک ایسا حکم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس کی ہدایت فرمائی ہے۔ فرماتا ہے کہ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَاتَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِکُمْ حَتّٰی تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓی اَھْلِھَا۔ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ (النور:28) کہ اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو، اپنے گھروں کے سوا دوسروں کے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو، یہاں تک کہ تم اجازت لے لو اور ان کے رہنے والوں پر سلام بھیجو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے تا کہ تم نصیحت پکڑو۔ اور یہ سلام بھیجنا بھی ایک دعا ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جس کے بارے میں مَیں آگے بیان کروں گا۔ اب سلامتی پھیلانے کے لئے یہ بڑا پُر حکمت حکم ہے اور اس سے پتہ چلتا ہے کہ قرآن کریم کس طرح مومنین کی اصلاح کی کوشش کرتا ہے۔

پہلی چیز تو یہ ہے کہ اونچی آواز میں سَلَام کرنے سے اجازت کا عندیہ لیا جائے گا۔ اگر اجازت مل جاتی ہے تو پھر ٹھیک ہے ورنہ اگر اہل خانہ اپنی مصروفیت یا کسی اور وجوہات کی بنا پر ملنا نہیں چاہتے تو دوسری جگہ حکم ہے کہ پھر بغیر بُرا منائے واپس آ جاؤ۔ ہمارے معاشرے میں بعض لوگوں کو عادت ہوتی ہے کہ جواب نہ آئے تو مزید تجسّس کرتے ہیں، بعض دفعہ تا کا جھانکی تک کر لیتے ہیں تو یہ بڑی بری عادت ہے۔ اس سے بعض دفعہ فساد پھیلتے ہیں۔

بعض بے تکلف دوست ہوتے ہیں تو بعض دفعہ بغیر آواز دیئے یا سلام کئے ایک شخص کسی دوسرے کے گھر میں بے تکلفی کی وجہ سے چلا جاتا ہے، گھر والے اُس وقت ایسی حالت میں ہوتے ہیں کہ پسند نہیں کرتے کہ کوئی داخل ہو۔ اس سے پھر رنجشیں پیدا ہوتی ہیں۔ اور یہ کوئی فرضی بات نہیں ہے۔ آج کل بھی ایسے معاملات سامنے آتے ہیں کہ ان بے تکلفیوں کی وجہ سے، ایک دوسرے کے گھر آنے جانے کی وجہ سے یہ بے تکلّفیاں بغیر اطلاع کے آنے سے ناراضگیوں میں بدل جاتی ہیں۔ جب مرد کسی کے گھر جاتے ہیں اور جس مرد کو ملنے کے لئے گئے ہیں اگر وہ گھر پر نہیں ہے تو بہترین طریقہ یہ ہے کہ واپس آ جائیں، اسی سے سلامتی پھیلتی ہے اور دو گھر بدظنیوں سے بچ جاتے ہیں۔ گھر کے دوسرے فرد یا افراد کو مجبور نہیں کرنا چاہئے کہ دروازہ کھولو، ہم نے ضرور اندر بیٹھنا ہے اور جب تک صاحب خانہ یا وہ مرد گھر نہیں آ جاتا ہم اس کا انتظار کریں گے۔ سوائے اس کے گھر کے کوئی قریبی محرم رشتہ دار ہوں، غیروں کا تو کوئی تعلق نہیں جتنی مرضی قریبی دوستیاں ہوں۔ اس سے بہت ساری تہمتوں سے انسان بچ جاتا ہے، بہت سارے شکوک سے انسان بچ جاتا ہے۔ اور دوسرے لوگوں کی باتوں سے اس گھر میں آنے والا بھی اور گھر والے بھی بچ جاتے ہیں، بہت سی بدظنیوں سے بچ جاتے ہیں۔ تو یہ سَلَام پہنچانے کا طریق اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ایک دوسرے کے لئے سلامتی طلب کی جائے اور سَلَام کے ایک معنی یہ بھی ہیں کہ آفات سے بچنا۔ پس سلام کا یہ رواج دونوں کو، آنے والے کو بھی اور گھر والوں کو بھی بہت سی آفتوں اور مشکلوں سے بچا لیتا ہے۔

آنحضرت ﷺ سَلَام کر کے اطلاع دینے پر اس قدر پابندی فرمایا کرتے تھے کہ اس کے بغیر جانا آپؐ نے سختی سے منع کیا ہوا تھا۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ ایک دفعہ ایک شخص آپؐ کے پاس آیا اور اس نے دروازے سے باہر کھڑے ہو کر بغیر سلام کئے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو آپ نے دوسرے صحابی جو قریب بیٹھے ہوئے تھے انہیں فرمایا کہ باہر جاؤ اور اِسے اجازت لینے کا طریقہ سکھاؤ اور سمجھاؤ کہ پہلے سَلَام کرو اور پھر تعارف کرواؤ کر اور اجازت لے کر اگر اجازت مل جائے تو اندر آؤ۔ اس سے ایک تو دعائیہ کلمات سے لاشعوری طور پر دماغ پاک ہو کر انسان پاکیزگی اور بہتری کی بات ہی سوچتا ہے جس سے آپس کے نیک تعلقات بڑھتے ہیں۔

صحابہؓ اس دعا کی گہرائی کو جانتے تھے اور پھر جو دعا آنحضرت ﷺ کے منہ سے نکلی اس کے تو صحابہ بھوکے ہوتے تھے۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ ایک دفعہ کسی صحابی کی چھوٹی عمر کی لونڈی (لڑکی) تھی وہ بازار میں کھڑی رو رہی تھی تو آنحضرت ﷺ کا اس کے پاس سے گزر ہوا۔ آپؐ نے وجہ پوچھی کہ کیوں رو رہی ہو؟ اس نے بتایا کہ فلاں کام سے مجھے گھر والوں نے بھیجا تھا اور یہ نقصان ہو گیا ہے یا اس کا کوئی حرج ہو گیا ہے اور اب مَیں گھر والوں کی سختی کی وجہ سے ڈر رہی ہوں۔ آپ ﷺ اس کے ساتھ ہو گئے اور اس گھر میں پہنچے۔ سَلَام کیا لیکن اندر سے جواب نہیں آیا۔ دوسری دفعہ سَلَام کیا پھر جواب نہیں آیا۔ پھر تیسری دفعہ سَلَام کیا تو گھر والے باہر نکلے اور سلام کا جواب دیا تو آپؐ نے پوچھا کہ پہلے کیوں جواب نہیں دیا تھا، کیا میرے پہلے اور دوسرے سَلَام کی آواز تمہیں نہیں پہنچی تھی؟ انہوں نے عرض کی کہ ضرور پہنچی تھی۔ ان کا جواب کتنا پیارا تھا کہ آواز تو ہمیں پہنچ گئی تھی لیکن گھر والے کہتے ہیں کہ ہم تو اس موقع سے فائدہ اٹھا رہے تھے کہ آپ سے سلامتی کی دعائیں لیں۔ اس سے بڑھ کر ہمارے لئے اور کیا خوش قسمتی ہوسکتی ہے کہ اللہ کا رسولؐ ہم پر سلامتی کی دعا بھیج رہا ہے۔ جس گہرائی سے آنحضرت ﷺ سلامتی کی دعا دیتے ہوں گے اُس تک تو کوئی نہیں پہنچ سکتا اور جن کے حق میں دعا قبول ہوتی ہوگی ان کی تو دنیا وآخرت سنور جاتی ہوگی۔ گھر والے یہ بھی ادراک رکھتے ہوں گے کہ اگر تیسری دفعہ بھی جواب نہ دیا تو آنحضرت ﷺ واپس نہ چلے جائیں کیونکہ آپؐ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر تین دفعہ سلام کرنے کے بعد بھی گھر والے جواب نہ دیں تو قرآنی حکم کے مطابق پھر واپس چلے جاؤ۔ بہر حال اس لونڈی کے ساتھ آ کے آپ نے جہاں گھر والوں کو سلامتی کی دعاؤں سے بھر دیا وہاں اس لونڈی کو بھی آپ کی وجہ سے گھر والوں نے آزاد کر دیا اور وہ بھی اس سلامتی سے حصہ لیتے ہوئے غلامی کی قید سے آزاد ہوگئی۔

پھر صرف غیروں کے لئے ہی نہیں بلکہ یہ عمومی حکم بھی ہے کہ جب تم گھروں میں داخل ہو، چاہے اپنے گھروں میں داخل ہو تو سلامتی کا تحفہ بھیجو، کیونکہ اس سے گھروں میں برکتیں پھیلیں گی کیونکہ یہ سلامتی کا تحفہ اللہ کی طرف سے ہے جس سے تمہیں یہ احساس رہے گا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے گئے تحفے کے بعد میرا رویہ گھر والوں سے کیسا ہونا چاہئے۔

اللہ فرماتا ہے فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُیُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِکُمْ تَحِیَّۃً مِّنْ عِنْدِاللّٰہِ مُبٰرَکَۃً طَیِّبَۃً ۔ کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ (النور:62) پس جب تم گھروں میں داخل ہوا کرو تو اپنے لوگوں پر اللہ کی طرف سے ایک بابرکت پاکیزہ سلامتی کا تحفہ بھیجا کرو۔ اس طرح اللہ تعالیٰ تمہارے لئے آیات کھول کر بیان کرتا ہے تا کہ تم عقل کرو۔

ایسے گھروں میں رہنے والے جب ایک دوسرے پر سلامتی کا تحفہ بھیجتے ہیں تو یہ سوچ کر بھیج رہے ہوں گے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تحفہ ہے۔ تو آپس کی محبتوں میں اضافہ ہوگا اور ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھنے کی طرف زیادہ توجہ پیدا ہوگی۔ گھر کے مرد سے، اس کی سخت گیری سے، اگر وہ سخت طبیعت کا ہے تو اس سلامتی کے تحفے کی وجہ سے، اس کے بیوی اور بچے محفوظ رہیں گے۔ اس معاشرے میں خاص طور پر اور عموماً دنیا میں باپوں کی ناجائز سختی اور کھردری (سخت) طبیعت کی وجہ سے، بعض دفعہ بچے باغی ہو جاتے ہیں، بیویاں ڈری سہمی رہتی ہیں۔ اور پھر ایک وقت آتا ہے کہ باوجود سالوں ایک ساتھ رہنے کے میاں بیوی کی علیحدگیوں تک نوبت آ جاتی ہے، علیحدگیاں ہو رہی ہوتی ہیں، بچے بڑے ہو جاتے ہیں۔ خاندانوں کو ان کی پریشانی علیحدہ ہو رہی ہوتی ہے۔ تو اس طرح اگر سلامتی کا تحفہ بھیجتے رہیں تو یہ چیزیں کم ہوں گی۔ اسی طرح جب عورتیں سلامتی کا پیغام لے کر گھروں میں داخل ہوں گی تو اپنے گھروں کی نگرانی صحیح طور پر کر رہی ہوں گی اور اپنے خاوندوں کی عزت کی حفاظت کرنے والی ہوں گی۔ جب بچوں کی اس نہج پر تربیت ہو رہی ہوگی تو جوانی کی عمر کو پہنچنے کے باوجود اپنے گھر، ماں، باپ اور معاشرے کے لئے بدی کا باعث بننے کی بجائے سلامتی کا باعث بن رہے ہوں گے۔

عام طور پر ٹین ایجرز (Teenagers) میں اس جوانی میں یہ بڑی بیماری ہوتی ہے، عام طور پر عادتیں کچھ بگڑ جاتی ہیں لیکن اگر شروع میں عادتیں اچھی ڈال دی جائیں تو یہ سلامتی کا پیغام بن کر گھروں میں جا رہے ہوں گے۔ پس یہ ماں باپ کی ذمہ داری ہے کہ اپنے اندر اس سلامتی کے پیغام کو رائج کریں

تا کہ ان کی اولادیں بھی نیکی اور تقویٰ پر قدم مارتے ہوئے سلامتی کا پیغام پہنچانے والی ہوں۔ اور چھوٹی عمر میں یہ عادت ڈالنی چاہئے۔ دیکھا ہے کہ بعض دفعہ بچے سلام نہیں کر رہے ہوتے، ماں باپ کہہ دیتے ہیں کہ حیا کی وجہ سے، شرم کی وجہ سے یہ سلام نہیں کر رہا۔ اگر بچے کے ذہن میں چھوٹی عمر میں ڈالیں گے کہ سَلَام میں حیا نہیں ہے بلکہ بری باتوں میں حیا ہے اور اس میں حیا کرنی چاہئے تو باتوں باتوں میں ہی پھر بچے کی تربیت بھی ہو جاتی ہے۔ بعض بچے آپس میں لڑائی جھگڑے کر رہے ہوتے ہیں، مَیں نے دیکھا ہے کہ مسجد فضل کے احاطہ میں بھی کھیل کھیل میں لڑائیاں ہو رہی ہوتی ہیں اور ظالمانہ طور پر ایک دوسرے کو مار بھی رہے ہوتے ہیں۔ اس وقت کوئی حیا اور شرم نہیں ہوتی۔ حالانکہ وہ چیزیں ہیں جن میں حیا مانع ہونی چاہئے، جن میں شرم آنی چاہئے اور روک بننی چاہئے۔

پس اللہ کی سلامتی کا وارث بننے کے لئے بچوں میں بھی سلام کی عادت ڈالیں اور یہ عادت اسی صورت میں پڑے گی جب بڑے چھوٹوں کو سلام کرنے میں پہلے کریں گے۔

صحابہ کو اس بات کا ادراک ہونے کے بعد کہ سَلَام کتنی اہم چیز ہے، اس کی اتنی عادت پڑ گئی تھی کہ حدیث میں آتا ہے، حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ہمراہ ہوتے اور اگر رستے میں چلتے ہوئے کوئی درخت ہمیں الگ کر دیتا (یعنی ہم چلے جا رہے ہیں اور بیچ میں کوئی درخت آ گیا) تو جب دوبارہ آپس میں ملتے تو پھر ایک دوسرے کو سَلَام کہتے تھے۔

(الترغیب والترھیب جزء 3 الترغیب فی افشاء السلام وماجاء فی فضلہ...... حدیث نمبر 3989 صفحہ 373)

تو یہ تھے صحابہ کے طریقے۔ کیوں؟ اس لئے کہ وہ سمجھ گئے تھے کہ معاشرے میں امن اور محبت قائم کرنے کے لئے سَلَام ضروری چیز ہے۔ یہ دعائیہ تحفہ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، یہ ضروری چیز ہے۔ اور دوسرے اس بات کے بھی بھوکے تھے کہ کسی بھی طرح اللہ تعالیٰ کے سلامتی کے پیغام سے فیض پا سکیں اور اس طرح سے اپنی دنیا اور عاقبت سنوارنے والے بن جائیں۔

اس زمانے میں آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے کس طرح قرآنی تعلیمات اور آنحضرت ﷺ کی سنت کو اپنے صحابہ میں رائج فرمایا جس سے یہ لوگ سلامتی کا پیغام پہنچانے اور سلامتی کا پیغام پھیلانے میں کس قدر کوشاں رہتے تھے۔ اس کی ایک دو مثالیں دیتا ہوں۔

شیخ محمد علی آف مسانیاں بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نماز فجر باجماعت ادا نہ کر سکا تو مَیں نے نماز گھر پر ہی ادا کی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد مَیں کسی کام سے بازار کی طرف آ رہا تھا کہ دارالانوار کے راستے پر حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھے آتے دکھائی دئے۔ مَیں نے اپنے دل میں فیصلہ کیا کہ آج تو مَیں ضرور حضرت مولوی صاحب سے سلام کرنے میں سبقت لے جاؤں گا کیونکہ مولوی صاحب چھوٹے بڑے ہر ایک کو پہلے سلام کر لیا کرتے تھے۔ انہوں نے فیصلہ کیا کہ آج تو مَیں ضرور کروں گا، اس حد تک پہنچ جاؤں جہاں میری آواز پہنچ جائے۔ چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ مَیں ابھی اپنے اس ارادے کو عملی جامہ پہنانے کی فکر میں ہی تھا کہ حضرت مولوی صاحب نے حسب دستور کافی فاصلے سے بلند آواز سے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہا۔ مَیں نے آگے بڑھ کر مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ حضرت مولوی صاحب نے مصافحہ کرتے ہی فرمایا کہ شیخ صاحب اگر انسان نماز باجماعت ادا کرنے سے رہ جائے تو اُسے وہ نماز مسجد میں ہی ادا کرنی چاہئے تا کہ مسجد میں نماز پڑھنے کی عادت رہے۔ تو کہتے ہیں کہ مَیں حضرت مولوی صاحب کی اس فراست پر حیران رہ گیا کہ کس طرح انہوں نے میرے ذکر کئے بغیر میری اس غفلت کو بھانپ لیا۔

(نجم الہدیٰ سوانح حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ صفحہ 170 مطبوعہ رضا سنز پرنٹرز لاہور)

تو یہ تھا اُن لوگوں کا نورِ فراست کہ سلامتی کے پیغام کے ساتھ ساتھ نیکی کی طرف بھی انتہائی پیار سے، شرمندہ کئے بغیر توجہ دلا دیا کرتے تھے۔

اسی طرح حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ کے بارے میں دوسری روایت ہے۔ مولوی عبدالرحیم صاحب عارف مبلغ سلسلہ بیان کرتے ہیں کہ گھریلو زندگی آپؓ کے (یعنی حضرت مولوی شیر علی صاحب۔ ناقل) کے وجود سے گویا جنت کا نمونہ تھی جب آپؓ گھر میں تشریف لاتے تو بلند آواز سے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہتے۔ اسی طرح قرآنی حکم کے مطابق کہ گھروں میں داخل ہو تو سلام کہو۔ پھر جوں جوں گھر کے ایک ایک فرد سے ملاقات ہوتی ان کو الگ الگ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہتے۔ بچوں سے مصافحہ کرتے، چھوٹے بچوں کو پیار سے اٹھا لیتے اور کافی دیر تک محویت کے عالم میں خاموش صحن میں ٹہلتے رہتے اور لبوں پر دعائیں جاری ہوتیں۔

(سیرت حضرت مولانا شیر علی صاحبؓ مرتبہ ملک نذیر احمد ریاض صفحہ 76)

تو یہ تھے وہ لوگ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت پائی اور پھر کس طرح سلامتیاں بکھیرنے والے اور محبتیں بکھیرنے والے تھے۔

آنحضرت ﷺ سَلَام کو رواج دینے اور اس کی برکات کی طرف توجہ دلانے، سلامتی اور دعاؤں سے بھری ہوئی مجالس کے قیام کے لئے کس طرح توجہ دلایا کرتے تھے اس کا اندازہ اس حدیث سے ہوتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے، ایک شخص آپؐ کے پاس سے گزرا اُس نے کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اس پر آپؐ نے فرمایا دس نیکیاں۔ پھر ایک اور شخص گزرا جس نے کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ۔ اس پر آپؐ نے فرمایا 20 نیکیاں۔ پھر ایک اور شخص گزرا اور اس نے کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ اس پر آپ نے فرمایا 30 نیکیاں۔ پھر ایک شخص مجلس سے اٹھا اور اس نے سَلَام نہ کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لگتا ہے کہ تمہارا ساتھی بھول گیا ہے۔ جب تم میں سے کوئی بھی مجلس میں آئے تو اسے چاہئے کہ وہ سَلَام کہے۔ اگر وہ بیٹھنے کے لئے جگہ پائے تو اسے چاہئے کہ وہ بیٹھ جائے اور جب کوئی کھڑا ہو تو وہ سَلَام کہے۔ (الأدب المفرد لامام بخاریؒ باب نمبر 451 فضل السلام حدیث نمبر 1015) آتے جاتے بھی سَلَام کہنا چاہئے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے، حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سَلَام کو پھیلاؤ۔ اس سے تم سلامتی میں آ جاؤ گے، تمہارے گھر بار اور معاشرہ سب سلامتی میں آ جائے گا۔

(الترغیب والترھیب جزء 3 الترغیب فی افشاء السلام وماجاء فی فضلہ...... حدیث نمبر 3979 صفحہ 372)

پھر ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم سلام کو پھیلاؤ تا کہ تم غلبہ پا جاؤ۔

(الترغیب والترھیب جزء 3 الترغیب فی افشاء السلام وماجاء فی فضلہ...... حدیث نمبر 3984 صفحہ 373)

پس سلام کو پھیلانے سے آپس کے محبت کے تعلقات ہوں گے اور یہ محبت کے تعلقات ایک جماعتی قوت پیدا کریں گے اور یہ جماعتی قوت اور مضبوطی ہی ہے جس سے پھر غلبہ کے سامان پیدا ہوں گے۔ ورنہ اگر آپس کی پھوٹ رہی، سلامتی نہ رہی، اس کے پھیلانے کی کوشش نہ کی تو ایک طرف تو آپس کی، ایک جماعت کی طاقت جاتی رہے گی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْھَبَ رِیْحُکُمْ وَاصْبِرُوْا۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ (الانفال:47) یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے رہا کرو، آپس میں اختلاف نہ کیا کرو۔ ایسا کرو گے تو دل چھوڑ بیٹھو گے اور تمہاری طاقت جاتی رہے گی۔ اور صبر کرتے رہو، اللہ یقیناً صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارے میں فرماتے ہیں کہ: ’’اسلامی فرقوں میں دن بدن پھوٹ پڑتی جاتی ہے۔ پھوٹ اسلام کے لئے سخت مضر ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا لَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْھَبَ رِیْحُکُمْ۔ جب سے اسلام کے اندر پھوٹ پڑی ہے دم بدم تنزل کرتا جاتا ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے اس سلسلے کو قائم کیا تا لوگ فرقہ بندیوں سے نکل کر اس جماعت میں شامل ہوں جو بیہودہ مخالفتوں سے بالکل محفوظ ہے اور سیدھے راہ پر چل رہی ہے جو نبی کریم ﷺ نے بتایا‘‘۔

(بدر جلد 7 نمبر 19-20 مورخہ 24/مئی 1908ء صفحہ 4)

پس ہر احمدی کو غور کرنا چاہئے، یہ الفاظ ہمیں اور ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلانے والے ہونے چاہئیں۔ اپنے گھروں میں بھی، اپنے آپس کے تعلقات میں بھی ہمیں زیادہ سے زیادہ محبت و پیار اور سلامتی کے پیغام کو پہنچانے والا بننا چاہئے۔ اس طرح معاشرے میں، ماحول میں، اس سلامتی کے رواج سے پھر احمدیت اور حقیقی اسلام کا پیغام پہنچانے کی بھی توفیق ملے گی۔ جب آج کل کے معاشرے کی فضولیات میں ایک طبقہ کی منفرد حیثیت نظر آ رہی ہوگی جو سلامتی اور محبت کی پیامبر ہے تو تبلیغی میدان میں بھی وسعت پیدا ہوگی اور اس زمانہ میں یہ دعا اور محبت اور سلامتی ہی ہے جس نے اسلام اور احمدیت کو انشاء اللہ تعالیٰ غلبہ عطا کرنا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو یہ فرمایا ہے کہ آپس کی مخالفت کی وجہ سے غلبہ کی بجائے اسلام دن بدن تنزل کی طرف جا رہا ہے اس کی آج ہم واضح مثالیں دیکھ رہے ہیں۔ گو احمدیت کے خلاف تو سارے ایک ہیں لیکن آپس میں سب پھٹے ہوئے ہیں۔ اگر کہیں اکٹھے ہو جائیں تو ایک دوسرے کے پیچھے نمازیں نہیں پڑھ سکتے۔ خودکش حملے کر کے مسلمان، مسلمان کو مار رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔

گزشتہ دنوں ARY پہ مَیں نے اتفاق سے ایک پروگرام دیکھا۔ ہندوستان اور پاکستان کے بہترین تعلقات بنانے کی طرف کس طرح توجہ کی جائے اس پر بحث ہو رہی تھی۔ ایک تبصرہ نگار اور عالم پاکستان کی طرف سے تھے اور ایک ہندوستانی مسلمان اور ایک شاید ہندو تھے تو بات کا رخ اس طرف ہوا کہ ہندوستان میں مسلمانوں کی حالت کا رونا روتے ہو کہ ان سے اچھا سلوک نہیں ہو رہا، مسلم ممالک ایک دوسرے کے ساتھ کیا کر رہے ہیں اور پھر ان کے اندر آپس میں فرقوں میں کیا کچھ ہو رہا ہے۔ جو ہندوستانی مسلمان تھے وہ ایران کی مثال دے کر کہنے لگے کہ وہاں شیعوں کی اکثریت ہے۔ سُنیوں کے ساتھ وہاں کیا کچھ نہیں ہو رہا اور احمدیوں کے ساتھ اگر ہو تو کیا کچھ نہیں کریں گے۔ تو اس پروگرام میں جو مولانا صاحب تھے ان سے اور تو کوئی جواب نہیں بن پڑا وہ اور اس پروگرام کے جو کمپیئر تھے فوراً بولے کہ احمدیوں کو چھوڑیں وہ تو غیر مسلم ہیں۔

تو یہ حالت ہے آج کل کے مسلمانوں کی، کہ آپس کے تعلقات تو ٹھیک ہیں ہی نہیں اس کو تو چھوڑو، اس بات کو تو ٹال جاتے ہیں۔ اگر دوسروں کے ساتھ تعلقات رکھنے ہوں، جن کو غیر مسلم سمجھتے ہیں ان کو بھی چھوڑو کیونکہ وہ غیر مسلم ہیں۔ پس یہ سلامتی بکھیر نہیں سکتے۔ احمدیوں پر ظلم اس لئے جائز ہے کہ یہ بھی غیر مسلم ہیں۔ ان کو یہ پتہ نہیں چل رہا کہ آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق کی جماعت پر یہ ظلم روا رکھنے کی وجہ سے ہی ان کے اندر سے سلامتی اٹھ رہی ہے اور وہ لوگ جنہوں نے تمام دنیا میں روحانیت اور علم و عرفان کا جھنڈا لہرایا تھا اپنے ملکوں میں ہی غیروں کے ہاتھوں محکوم اور مجبور بنے بیٹھے ہیں۔ کہنے کو تو آزاد ہیں لیکن اُن کا بھی وہی حال ہے کہ اُن کی جان ایک بوتل میں بند ہے اور وہ بوتل ایک جنّ کے پاس ہے، جس کے لئے ہر وقت جنّ پر نظر کئے رکھتے ہیں، کیونکہ اپنے پاس طاقت نہیں رہی اور طاقت زائل ہونے کی وجہ سے جنّ پر نظر کئے بغیر گزارہ نہیں ہے۔ پس یہ مسلمانوں کی حالت ہے، ان کے لئے دعا کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ رحم کرے۔ کاش کہ یہ اس سلامتی کے پیغام کو سمجھیں جو اس زمانے میں اب آنحضرت ﷺ کے اس عاشق صادق کے ذریعہ سے ہی مقدر ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اس مقصد کے لئے مبعوث فرمایا ہے۔ اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، جماعت احمدیہ ہی سیدھی راہ پر چل رہی ہے جو نبی کریم ﷺ نے بتایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم میں سے ہر ایک اس راستے پر چلنے والا ہو جو صراط مستقیم کا راستہ ہے۔ جس پر چلنے کا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے اور جس پر چل کر ایک مومن ہدایت پاتا ہے، اندھیروں سے نور کی طرف آتا ہے۔ آج ہم دُنیا کے ان اندھیروں کو جو ہدایت اور سلامتی کے راستوں سے بھٹکانے والے ہیں دیکھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کا شکر کرنے کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے اور ہونی چاہئے جس نے ہمیں اس زمانہ کے امام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی اور اس کی جماعت میں شامل فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کا حق ادا کرنے کی توفیق بھی عطا فرمائے۔

ایک دعا کی طرف بھی اس وقت توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کی تعلیم ہمیشہ یہ رہی ہے اور انشاء اللہ رہے گی کہ پیار اور محبت کا پیغام تمام دنیا تک پہنچانا ہے۔ اگر اسلام اور جماعت کے خلاف غلط پراپیگنڈہ کیا جاتا ہے تو بغیر کسی گالی گلوچ کے ہم دلائل سے اس کا جواب دیتے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ دیتے رہیں گے۔ یہ ہمارا فرض ہے اور اسلام کی سربلندی ہمارا اوڑھنا بچھونا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا پیغام جس سے پیار، محبت اور سلامتی کے چشمے پھوٹتے ہیں دنیا میں پھیلانا ہمارا مقصد ہے اور عشق رسول عربی ﷺ ہماری جان ہے۔ آپؐ کے عاشق صادق احمد ہندی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وفا ہم پر فرض ہے کہ آج اسلام کی صحیح تصویر ہم نے اس مسیح و مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے ہی دیکھی ہے۔ یہ وہ چیزیں ہیں جن کی خاطر ہم اپنی جانوں کے نذرانے بھی پیش کر سکتے ہیں لیکن اس سے بے وفائی کے مرتکب نہیں ہو سکتے، اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔

بہرحال مَیں یہ کہنا چاہتا تھا کہ گزشتہ چند سالوں سے عرب ممالک میں اسلام پر عیسائیت کی طرف سے ایسے حملے کئے جا رہے تھے جن کا جواب عام مسلمانوں کو تو کیا بلکہ علماء کے پاس بھی نہیں تھا اور نہ ہے اور نہ ہو سکتا ہے جب تک وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام سے فیض نہ پائیں۔ تو اس کے جواب کے لئے ہمارے عرب بھائیوں نے ایم ٹی اے کے دونوں ون (One) اور ٹو (Two) چینلز پر پروگراموں کا ایک سلسلہ شروع کیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے شکریہ کے بے شمار خطوط اور فیکس عامۃ المسلمین کی طرف سے بھی اور بڑے بڑے سکالرز کی طرف سے بھی آئے کہ ہم تو بڑے بے چین تھے کہ کوئی ان کا جواب دے، ہمارے پاس تو کوئی جواب نہیں تھا۔ آپ لوگوں نے جواب دے کر ہمارے دلوں کی تسلی اور تسکین کے سامان پیدا کئے ہیں۔ ہم نے اس چینل پر عیسائی علماء کو بھی بولنے کا موقع دیا تھا۔ جب سوال جواب ہوتے تھے تو مَیں نے یہ دیکھا ہے کہ بعض دفعہ وہ دوسرے سوال کرنے والے یا عیسائی، ہمارے جو جواب دینے والے بیٹھے ہوتے تھے ان سے زیادہ وقت لے رہے ہوتے تھے۔ بہرحال دونوں طرف کُھل کر ڈسکشن (Discussion) کا موقع دیا جاتا تھا۔ بحثیں ہوتی تھیں تو لوگوں پر حق واضح ہوا، اَور حق کھل گیا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ موقع فراہم کیا کہ ایم ٹی اے 3 کا چینل شروع کیا گیا جو عربی پروگراموں کا چینل ہے اور یہ 24 گھنٹے عربی میں پروگرام دے رہا ہے۔ اس میں بھی مختلف پروگرام ہیں۔ اس پر وہاں کے جو عیسائی پادری اور علماء ہیں، وہ گھبرا گئے اور ان میں سے ایک نے وہاں مصر میں جو متعلقہ وزارت ہے اس کے خلاف عدالت میں مقدمہ دائر کر دیا ہے کہ احمدیوں کو کیونکر اجازت دی گئی ہے۔ حالانکہ پہلی بات تو یہ ہے کہ ہم نے کسی وزارت سے اجازت نہ لی ہے اور نہ اس کی ضرورت ہے۔ دوسرے ہمارا معاہدہ تو سیٹلائیٹ کمپنی سے ہے اور کمرشل کمپنیوں سے معاہدہ ہوتے ہیں کسی سیٹلائٹ کی اجازت کی ضرورت ہی نہیں ہوتی۔ بہرحال ان لوگوں کے دعوے کی قلعی کھل گئی جو اسلام پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ یہ تلوار کے زور سے پھیلا ہے اور عیسائیت تبلیغ کے ذریعہ سے اور عقل سے اور دلائل سے پھیلی ہے۔ تو یہ بھی جو بات ہے اس جری اللہ کے حق میں ہے، اللہ تعالیٰ کی تائیدات کی ایک دلیل ہے کہ جو الزام یہ لوگ اسلام پر لگاتے تھے جو کہ حقیقت میں الزام تھا کیونکہ اسلام میں سوائے سلامتی کے کچھ ہے ہی نہیں تو اللہ کے اس پہلوان کی دلیلوں سے مجبور ہو کر جبر کا ہتھیار اب انہوں نے خود اپنے ہاتھوں میں لے لیا ہے اور مقدمہ بازی کر رہے ہیں، شور شرابے کر رہے ہیں۔ پس جہاں ہمیں خوشی ہے کہ اس مقدمے نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے اللہ تعالیٰ کی تائیدات کا ایک اور ثبوت ہمیں مہیا کر دیا ہے، وہاں دعا کی طرف بھی توجہ کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر شر سے بچائے، ہر شر سے جماعت کو بچائے۔ ان لوگوں کو بچائے جو اس پروگرام میں شامل ہیں اور ان کا کوئی حربہ بھی کبھی کارگر نہ ہو اور انشاء اللہ یہ یقیناً نہیں ہوگا۔ کیونکہ یہ سب انتظام کسی انسان کی کوشش سے نہیں ہوا بلکہ اللہ تعالیٰ کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جو وعدے تھے ان کے پورا ہونے کے نتیجہ میں ہوا ہے۔

یہ بھی خوشی کی بات ہے کہ جہاں ہمارے سے اختلاف رکھنے والے بعض علماء نے ہمارے خلاف اُس وقت پہلے لکھا تھا انہوں نے غیرت دکھائی ہے اور وہاں بعض عرب ممالک کے اخباروں میں عیسائیوں کو مسلمان علماء نے مخاطب کر کے لکھا ہے کہ تمہارے منہ میں جو آئے تم بک رہے تھے اور اسلام پر بے تکے اعتراضات کئے چلے جاتے تھے جبکہ اسلام کا دفاع کرنے والا کوئی نہیں تھا۔ آج جب شریفانہ طور پر تمہیں جواب دیا جا رہا ہے تو تم چیخ پڑے ہو۔ تو اللہ تعالیٰ ان غیر از جماعت غیرت رکھنے والے لوگوں کو جزا دے جنہوں نے اسلام کے لئے غیرت دکھائی ہے، آنحضرت ﷺ کے لئے غیرت دکھائی ہے۔ بہرحال جماعت کو دعا کرنی چاہئے کہ آج کل مختلف جگہوں پر احمدیت کے خلاف جو مخالفت کی آگ بھڑک رہی ہے دنیا میں تقریباً ہر جگہ اسی طرح ہی ہو رہا ہے اس کو اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں کے مطابق خود ٹھنڈا کرے اور ہمارے لئے سلامتی اور امن بنا دے۔ جس طرح دنیا کے مختلف ممالک میں مسلمان بھی کیا یا عیسائی بھی کیا، ان کی طرف سے جماعت کے خلاف جیسا کہ مَیں نے کہا مخالفت کی فضا پیدا ہوئی ہے تو لگتا ہے کہ اب اللہ تعالیٰ کی تقدیر جماعت کے حق میں مزید کامیابیاں ہمیں دکھانے والی ہے انشاء اللہ۔ کیونکہ ہم نے اب تک اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس جماعت سے یہی سلوک دیکھا ہے کہ مخالفین کی طرف سے مخالفتوں کی جتنی کوششیں کی گئی ہیں، اتنی زیادہ جماعت نے ترقی کی ہے۔ پس ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے آستانے پر پہلے سے زیادہ جھکتے ہوئے ان کامیابیوں کو نزدیک تر لانے والے بنیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس توفیق عطا فرمائے۔

Syed Bashir Ahmed
Proprietor
Aliaa Earth Movers
(Earth Moving Contractor)
Available :
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2378266 (R), (M) 9437078266, 9437276659, 9337271174, 9437378063

# سیرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

## عشق الٰہی اور عشقِ رسول کے آئینہ میں

## حضرت پیر افتخار احمد صاحب لدھیانوی کی محبت سے معمور دلگداز یادیں

حضرت صوفی پیر افتخار احمد صاحب ابن حضرت پیر منشی صوفی احمد جان صاحب رضی اللہ عنہ لدھیانوی کا شمار سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ابتدائی صحابہ میں ہوتا ہے۔اس خاندان کو تاریخ احمدیت میں ایک خاص مقام حاصل ہے۔حضرت پیر افتخار احمد لدھیانوی، آپ کے بھائی حضرت پیر منظور محمد صاحبؓ اور آپ کے والد ماجد حضرت صوفی احمد جان صاحب لدھیانوی کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مع اہل وعیال اپنی کتاب ''انجام آتھم'' کے ضمیمہ میں ۳۱۳ مخلص احباب میں شامل فرمایا ہے۔نیز دوسری کتب اور تحریروں میں بھی اس خاندان کے افراد کا ذکر خیر فرمایا ہے۔حضرت پیر افتخار احمد صاحب لدھیانوی کی خودنوشت سوانح حیات ''افتخار الحق یا انعامات خداوند کریم'' جوکہ تربیتی اور اخلاقی مضامین پر مشتمل کتاب ہے،اس کتاب میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بابت جو روایات مشاہدات اور تاثرات بیان کئے ہیں۔ان میں سے بعض بطور تبرک پیش کئے جا رہے ہیں۔

یہ کتاب پہلی بار لاہور سے حکیم عبداللطیف صاحب شاہد نے ۱۹۵۷ء میں شائع کی اور ۵۱۲ صفحات پر مشتمل ہے۔

### خاندان کا تعارف

حضرت پیر افتخار احمد صاحب لدھیانوی تحریر فرماتے ہیں:-

''اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے مجھے بغیر میرے کسی حق کے محض اپنے فضل اور رحم سے وجود خلقت عطا فرمایا اور بہت بہت مہربانیاں فرمائیں۔ میرا نام افتخار احمد ہے۔''پیر'' کا لفظ اس لئے ہے کہ میرے والد صاحب پیری مریدی کرتے تھے منظور محمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مصنف یسرنا القرآن میرے حقیقی بھائی ہیں۔میرا کچھ حال یہ ہے کہ بمقام لدھیانہ ۱۴ شعبان ۱۲۸۲ ہجری بروز سہ شنبہ..... پیدا ہوا۔ میری والدہ بہت نیک اور نیکوں کی اولاد تھیں ان کی قبر مقبرہ بہشتی قادیان میں ہے۔میرے والد صاحب کا نام احمد جان ہے، جن کا ذکر حضرت صاحب نے ''ازالہ اوہام'' میں کیا ہے ان کے ساتھ آخر میں میرا بھی ذکر کیا ہے اور علیحدہ بھی تحریر فرمایا ہے اور دعا بھی دی ہے۔ میرے والد صاحب نیک بزرگ اور سجادہ نشین تھے میں یہاں ان کا حال زیادہ بیان نہیں کرتا کیونکہ انہوں نے ایک کتاب جس کا نام ''طب روحانی'' ہے تصنیف کی ہے اس میں اپنا کچھ حال بیان کیا ہے اس کتاب کا اشتہار حضرت صاحب نے رسالہ ''نشان آسمانی'' میں تحریر فرمایا ہے۔''

### حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے تعارف

''میرے والد صاحب نے میری دینی تعلیم و تربیت میں خوب کوشش کی اور لائق ضرورت دنیوی تعلیم کے لئے سکول میں داخل کیا۔ براہین احمدیہ چھپی تو میرے والد صاحب کو حضرت صاحب کا تعارف ہوا میرے والد صاحب کو حضرت صاحب سے بہت ارادت و اعتقاد تھا اس زمانہ میں حضرت صاحب کا مجددی کا دعویٰ تھا جس کو قبول کیا اور یہی تبلیغ کرتے تھے کہ امام زمان دنیا میں ظاہر ہو گیا ہے ان پر ایمان اور یقین لاؤ اور اگر کوئی مرید ہونے کے لئے آتا تو کہتے کہ سورج نکل آیا ہے اب تاروں کی ضرورت نہیں۔ جاؤ حضرت صاحب کی بیعت کرو۔ حالانکہ حضرت صاحب کو ابھی بیعت لینے کا منجانب اللہ حکم نہیں ہوا تھا۔ بیعت تو کر لیتے مگر فرماتے یہی تھے کہ جاؤ ان کی بیعت کرو۔''

(افتخار الحق صفحہ ۶-۷)

### تم مسیحا بنو خدا کے لئے

''والد صاحب اشاعت اسلام میں حضرت صاحب کی خدمت میں چندوں وغیرہ میں خوب حصہ لیتے تھے اور اپنے مریدوں اور دوستوں سے بھی اچھی طرح امداد کراتے تھے نیز حضرت صاحب کی تائید میں ایک طویل اشتہار بھی شائع کیا۔جس میں ایک شعر یہ تھا۔

سب مریضوں کی ہے تمہیں پہ نگاہ
تم مسیحا بنو خدا کے لئے

حالانکہ اس وقت مسیح موعود کا دعویٰ بھی نہ تھا اور کتاب فتح اسلام اور توضیح مرام شائع بھی نہیں ہوئی تھی۔جب میں بیس سال کا ہوا تو والد صاحب حضرت صاحب سے اجازت لے کر حج کو تشریف لے گئے۔ حضرت صاحب نے ایک دعائیہ خط دیا کہ میری طرف سے حج بیت اللہ میں حرف بحرف پڑھ دینا۔حج کو مجھے بھی ساتھ لے گئے تھے اور بہت مرید بھی ساتھ گئے تھے۔جن میں شہزاد عبدالمجید صاحب مربی ایران بھی تھے جن کی وفات ایران میں ہوئی۔کتبہ ان کا مقبرہ بہشتی میں لگا ہوا ہے ۹ ذی الحجہ عرفہ کا دن مجھے یاد ہے۔ جب میرے والد صاحب عرفات کے میدان میں وہ خط ہاتھ میں لے کر کھڑے ہو گئے۔ ہم ۲۰-۲۲ خدام پیچھے کھڑے تھے۔ والد صاحب نے فرمایا کہ میں یہ خط بلند آواز سے پڑھتا ہوں تم سب آمین کہتے جاؤ۔ چنانچہ آپ نے پڑھا اور ہم نے آمین کہی۔'' (صفحہ ۷)

### ہجرت قادیان اور خدمات

آپ بیان فرماتے ہیں:-

''میرے والد صاحب حج سے آکر ۱۳ دن زندہ رہے اور ۹ ربیع الاوّل ۱۳۰۳ھ کو وفات پا گئے اور لدھیانہ گورغریباں میں دفن ہوئے۔ والد صاحب کی وفات کے بعد بتوفیق الٰہی میرا پہلا سفر قادیان شریف کا، حضرت بشیر اوّل کے عقیقہ پر ہوا پھر یہاں کی محبت مجھے بار بار یہاں لاتی رہی۔ ۱۸۹۲ء کو میں مع عیال قادیان میں آیا اور سرکاری سکول قادیان میں ملازمت کر لی قریباً پانچ سال مدرس رہا پھر مع عیال لدھیانہ گیا اور چند سال وہاں رہا۔ بیچ میں سالانہ جلسوں پر آتا جاتا رہا۔ پھر ۱۹۰۱ء کو مع عیال قادیان آیا اور خدا کی مہربانی سے تا ایں دم یہیں رہا۔ ۱۹۰۲ء کو حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ نے حضرت صاحب سے اجازت لے کر مجھ کو اپنے ماتحت حضور کے خطوط کی محرری کے کام پر رکھ لیا۔ مسلسل محرری ڈاک کا کام کرتا رہا اور جنوری ۱۹۲۷ء کو بہ سبب قاعدہ شصت سالگی اس ملازمت سے ریٹائر ہوا۔ الحمدللہ! افسر مجھ سے ہمیشہ خوش رہے اور بحمداللہ! افسر مجھ سے ہمیشہ خوش رہے اور بحمداللہ جہاں تک ہو سکا ان کا ادب اور فرمانبرداری کرتا رہا۔'' (صفحہ ۸)

### برکات وفضائل درود شریف

''حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے میں نے سنا ہے کہ درود شریف کی کثرت سے قلب میں نور اور صفائی آتی ہے۔حضور نے یہ بھی فرمایا کہ ابتداء شب میں کچھ کھانے پینے کا خمار ہوتا ہے۔لیکن بیچ میں جاگ کر پھر جو سوتا ہے وہ وقت قلب کی صفائی کا ہوتا ہے۔اس وقت اس پر انوار نازل ہوتے ہیں۔'' (صفحہ ۲۹۱)

### عشق الٰہی اور عشق رسول ﷺ

''مجھے ایک بات یاد آئی۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک خادم پیراں دتا نام تھے۔ہم سب ان کو اصلی نام سے پکارتے تھے۔مگر حضور جب بلاتے تو پیری دتہ فرماتے۔یعنی میرے پیر اللہ کا دیا ہوا۔ یہ وہ توحید ہے جو حضورؑ کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔خذوا التوحید التوحید یا ابناء الفارس۔اے ابنائے فارس توحید کو پکڑو۔ توحید کو پکڑو۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دل میں حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت، تعظیم اور ادب کا یہ عالم تھا کہ میں نے اپنی آنکھو سے دیکھا۔ حضور چارپائی پر تشریف فرما تھے اور کچھ تحریر فرما رہے تھے۔اس میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک بھی عبارت میں لکھا۔مگر اس مقام پر وہ چاہئے نہ تھا۔ حضورؑ نے اس کے گرد اس طرح محمدؐ حلقہ بنا کر خطوط کھینچ دیئے۔اصل نام پر قلم نہ پھیرا''۔(صفحہ ۲۲۲)

### حصول قرب الٰہی کا طریق

''میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سنا ہے کہ قرب الٰہی کے حصول کا یہ طریق ہے کہ راستی اور راستبازی کے ساتھ اس کے حضور میں چلا جائے۔ حضورؑ کے اس ارشاد کی بناء پر ایک طریق دعا کا آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں جو یہ ہے کہ جس وقت فراغت اور یکسوئی ملے اللہ تعالیٰ کو اپنے سامنے حاضر ناظر سمجھ کر اپنے دکھ سکھ، عسر، یسر، مشکلات، حاجات، ارادات، مقاصد، نعماء، شکر گزاریاں وغیرہ سب داستان اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کرو۔ جیسے کوئی اپنے راز دار، واقف حال، شفیق، امین، خیر خواہ، ہمدرد، گہرے دوست کے پاس بیان کرتا ہے اور کوئی بات نہیں چھپاتا۔''(افتخار الحق صفحہ ۴۳)

### آپ کی عبادات کی کیفیات

''خدا کی مہربانی سے مجھے وہ وقت یاد ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مسجد مبارک میں تشریف فرما تھے۔ہم خدام بیٹھے ہوئے تھے۔حضرت مولوی عبدالکریم صاحب بھی تھے۔جب کہ حضورؑ نے نماز کے اندر دعا کرنے کے متعلق تقریر فرمائی۔جس کا مطلب میری عبارت میں یہ ہے کہ رسم پڑ گئی ہے کہ نماز کے اندر دعا نہیں کرتے۔نماز کو بطور رسم و عادت جلدی جلدی پڑھ لیتے ہیں۔اور جب سلام پھیر چکتے ہیں تو لمبی لمبی دعائیں بڑی تضرع سے مانگتے ہیں حالانکہ نماز کے اندر دعا چاہئے۔نماز خود دعا ہے۔نماز اسلئے ہے کہ بندہ اس میں اپنے رب سے دین و دنیا کے حسنات طلب کرے۔اس کی مثال یہ ہے کہ جب بادشاہ کے دربار میں حاضر ہوئے تو اپنی کوئی حاجت پیش نہ کی اور جب دربار سے رخصت ہو کر باہر آئے تو درخواست کرنی شروع کر دی۔ یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پنجگانہ کی جماعت کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کیا کرتے تھے۔حضور کی اس تقریر سے پہلے برابر پانچ وقت کی جماعت کے بعد بالالتزام ہاتھ اٹھا کر دعا کی جاتی تھی۔امام نماز حضرت مولوی عبدالکریم صاحب، حضرت اقدس، سب مقتدی نماز فرض کا سلام پھیر کر ہاتھ اٹھا کر دعا کیا کرتے تھے۔ مجھے اس طریق پر سب کا مل کر ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا یاد ہے۔کیونکہ میں بھی سب کے ساتھ ہاتھ اٹھا کر دعا کیا کرتا تھا۔اس تمام تقریر میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کو اس بات کا اشارہ تک بھی نہیں کیا کہ آپ ایسا کیوں کرتے ہیں۔ یا آئندہ ایسا نہ کیا کریں۔لیکن حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے جس وقت حضورؑ کی یہ تقریر سنی اس کے بعد نماز کے سلام کے بعد ہاتھ اُٹھا کر دعا کرنی چھوڑ دی اور اس وقت سے یہی طریق جاری ہے۔

خدا کے فضل سے مجھے وہ وقت بھی یاد ہے کہ حضورؑ مسجد مبارک میں تشریف رکھتے تھے۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب اور ہم خدام حاضر تھے۔ حضور نے فرمایا کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا تھا جس کے اثر سے آپ کو نسیان ہو گیا تھا یہ بات غلط ہے کیونکہ پھر احکامات شرعیہ کا اعتبار نہیں رہتا۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے....(ظالم کہتے ہیں کہ تم اس

آدمی کی پیروی کرتے ہو جس پر جادو کیا گیا ہے) اگر یہ مان لیا جائے کہ آپ پر کبھی جادو ہوا تو اس وقت کے احکامات شرعیہ کا کیا اعتبار رہا۔ جادو اور نسیان کے مان لینے سے اس آیت کا استدلال صحیح نہیں رہتا۔ آپ پر کبھی جادو یا سحر نہیں ہوا۔'' (صفحہ ۴۹۵۔۴۹۴)

## نماز اوّل وقت میں اور باجماعت

''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا معمول مبارک تھا کہ نماز کے لئے (بیت) مبارک میں اوّل وقت تشریف لایا کرتے تھے۔ فجر کی نماز کے لئے پو پھٹتے ہی تشریف لے آتے۔ مجھے یاد ہے کہ جب ہم نماز پڑھ کر مسجد سے باہر نکلتے تو صبح صادق پھیلی ہوئی اور آسمان پر تارے بھی چمکتے ہوتے تھے۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب امام نماز تھے۔ آپ بھی اذان سنتے ہی مسجد مبارک میں تشریف لے آتے۔ حضرت حافظ معین الدین صاحب اذان دیتے تھے۔ آنکھوں سے نابینا تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ میں پوہ پھٹنے کا اندازہ بعض پرندوں کی آوازوں، ہل چلانے والوں کے گزرنے صبح کی ہوا اور بعض دیگر ذرائع سے لگا لیا کرتا ہوں۔ جس دن حافظ صاحب کو اذان دینے میں دیر لگ جاتی اور صبح ہو جاتی۔ تو حضرت اقدس حافظ صاحب کو اذان دینے کے لئے ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ اگر کبھی مقررہ امام کے آنے میں دیر لگ جائے تو مقتدی جلدی سے دوسرے کو امام نہ بنالیں۔ بلکہ انتظار کریں یا کسی کو بھیج کر امام کو بلائیں۔ امام کو نماز کے لئے بلانا مسنون ہے۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ کے بعد حضرت خلیفہ اوّلؓ پیش امام تھے۔ کبھی آپ کو آنے میں دیر لگ جاتی اور حضرت اقدس مسجد میں تشریف لے آتے تو بیٹھ کر انتظار فرماتے اور بلانے کے لئے ارشاد فرماتے۔ یہاں تک کہ آپ تشریف لے آتے۔ اور نماز پڑھاتے۔'' (صفحہ ۴۴۸)

''اے میرے پیارے بھائیو۔ جماعت کی نماز عظیم الشان دولت ہے۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نماز باجماعت کے لئے بہت کوشاں دیکھا۔ سوائے ایسے وقت کے کہ حضور کو بیماری کا زور ہوتا۔ باقی سب نمازیں مسجد میں تشریف لاکر باجماعت پڑھتے۔ بلکہ جہاں تک ہوسکتا ایسی حالت میں بھی کوشش فرماتے کہ مسجد تشریف لائیں۔ گرمیوں میں مسجد مبارک کی چھت پر نماز ہوتی۔ حضورؑ زینہ پر چڑھ کر تشریف لاتے۔ فرمایا کرتے تھے کہ بعض وقت جب میں ایک زینہ پر پیر رکھتا ہوں تو ایسی حالت ہوتی ہے کہ شاید دوسرے زینہ پر پیر نہ رکھ سکوں گا۔'' (افتخار الحق صفہ ۴۵۱)

## حضرت امام مہدی کی اقتداء میں نماز پڑھنا

''مجھے اس مضمون کے لکھنے کا خیال آج فجر کی نماز میں ہوا جو میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی اقتداء میں مسجد مبارک میں پڑھی۔ میں بیان نہیں کر سکتا کہ حضور نے نماز کیسی پڑھائی۔ ایسی سبک۔ ایسی لذیذ۔ ایسی دل کو کھینچنے والی کہ حالانکہ میں بیمار ہوں میرا دل یہی چاہتا تھا کہ حضور نماز ختم نہ کریں اور پڑھاتے ہی جائیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کے پیچھے بھی میں نے نمازیں پڑھی ہیں حضور باوجود اس کے کہ فجر کی نماز میں ''ن والقلم''۔ ''والطّور''۔ ''والنجم'' اور ایسی ہی لنبی (لمبی) سورتیں پڑھتے تھے۔ مگر قرأت ایسی ہوتی تھی کہ نماز بالکل سبک معلوم ہوتی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام امامت نماز نہیں فرماتے تھے جو کہ مسیح موعودؑ کی علامتوں میں سے ایک علامت ہے۔ مجھے یاد ہے کہ بہت ہی ابتدائی زمانہ میں ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ حضرت اقدسؑ کے پیچھے مجھے نماز پڑھنے کا موقعہ مل گیا۔ مجھے اچھی طرح یاد نہیں کہ پہلی رکعت میں والشّمس والیل اور دوسری میں والضحی یا الم نشرح پڑھی مگر میں کیا عرض کروں حضور نے ایسی تضرعانہ قراءت پڑھی جس سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ خشیت اللہ اور محبت الٰہی اور دعا کی طلب سینہ مبارک میں جوش زن ہے۔ میرا دل پانی پانی ہوا جاتا تھا اور بے اختیار اللہ تعالیٰ کی طرف کھچا جاتا تھا۔ میں تو ایسا نہ تھا۔ یقیناً یہ حضور کا وہ تعلق باللہ کا اندرونی جوش تھا جو میرے دل پر ایسا اثر کرتا تھا۔ سبحان اللہ نماز تو وہی نماز ہے جو خدا کے پیارے اور پیار کرنے والے بندے پڑھتے ہیں۔ یہ ذکر تو ضمناً آگیا ہے کیونکہ یہ دولت تو اللہ تعالیٰ نے قادیان میں بخشی ہوئی ہے۔'' (صفحہ ۴۴۶-۴۴۷)

## لوگوں کا دعا کی درخواست کرنا

''میری پہلی بیوی مرحومہ کہتی تھی کہ حضرت صاحبؑ جب گھر سے نماز کے لئے جانے لگتے تھے تو گھر میں خورد و کلاں اور بچوں تک کی اس آواز کا ایک شور ہو جاتا۔ حضرت جی میرے لئے دُعا کرنا۔ حضرت جی میرے لئے دعا کرنا۔ باہر بھی بعض حاجت مند دعا کے لئے عرض کرتے۔ حضور سب کا جواب نہایت تلطف سے دیتے۔ خدام جو بات چاہتے حضرت صاحب سے بے تکلف پوچھتے۔ اپنا دلی ہمدرد سمجھ کر جو چاہتے عرض کر لیتے۔'' (صفحہ ۳۵۷)

## قبولیت دعا

''میں نے حضرت مسیح موعودؑ سے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ جو فرماتا ہے ادعونی استجب لکم اس میں ''ل'' کا مطلب یہ ہے کہ جس میں تمہارا فائدہ ہوگا۔ حضور سے میں نے یہ بھی سنا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ مومن کی اصل دعا قبول ہو ہی جاتی ہے۔'' (صفحہ ۳۳۴)

## انداز دعا

''مسیح موعود کو بار بار دعا کرتے دیکھا ہے۔ حضور کی دلی تضرع کا اثر حضور کے چہرہ مبارک پر بھی نمایاں ہوتا تھا اور دونوں ہاتھ چہرہ انور کے بہت قریب ہوتے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ادعو اربکم..... (دعا کرو اپنے رب سے زاری اور اخفاء سے) حضرت صاحب فرماتے ہیں:-

''اپنی پناہ میں رکھیو سن کر یہ میری زاری''

(صفحہ ۸۶)

## انتظارِ دُعا

''حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے میں نے سنا ہے کہ انتظار بھی دعا ہے۔ یعنی دعا کر کے اس کی قبولیت کا انتظار کرنا دُعا ہے۔'' (صفحہ ۴۰۲)

## سبحان اللہ!

''حضرت مسیح موعود علیہ السلام مسجد مبارک میں تشریف فرما ہوتے تھے۔ تو کسی وقت بے ساختہ بے تکلف خود بخود حضور کی زبان مبارک سے سبحان اللہ کے مبارک الفاظ آہستہ سے نکل جاتے تھے اور جس کو کبھی کبھی ہم خدام بھی سن لیتے تھے۔ یہ حضور کا وہ دائمی دلی ذکر اور قلبی یاد الٰہی تھی جو ان الفاظ میں کسی وقت ہم کو بھی سنائی دیتی تھی۔ سبحان اللہ کیا بابرکت نورانی ذاکر اور عارف باللہ وجود باجود تھا۔ اور وہ آواز کیسی دلکش اور دلربا آواز تھی۔ جو ہمارے دلوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف کھینچ لیتی تھی وہی آواز ہے جس نے اس وقت حضور کی تحریر کی شکل اختیار کر لی ہے جس کا نور اور اثر اب بھی آپ اپنی آنکھوں اور اپنے دل سے دیکھتے ہو اور جوں جوں حضور کی کتابیں پڑھتے ہو۔ اللہ تعالیٰ کی طرف کھنچے جاتے ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے ذکر کی توفیق بخشے۔ آمین'' (صفحہ ۱۹۹)

## شمائل مسیح موعود

''حضرت مسیح موعود علیہ السلام خوبصورت۔ خوب سیرت۔ خوش شکل۔ خوش وضع۔ شکیل۔ ملیح۔ سفید گندمی رنگ۔ کشادہ عموداً پیشانی۔ طاقتور۔ متناسب اور معتدل اعضاء تھے۔ بجز اس کے کہ حضور کے موئے مبارک حنا شدہ تھے۔ بڑھاپے کی کوئی علامت نہ تھی۔ حضور شہزور نوجوان معلوم ہوتے تھے۔ حضور کی علالت طبع کا ہم کو پتہ لگ جاتا تھا۔ لیکن مجھے یاد نہیں کہ میں نے حضور کی آنکھ یا دانت کی تکلیف دیکھی سنی ہو۔ حضور کی نظر طاقتور اور عینک کی حاجتمند نہ تھی۔ دور اور نزدیک کی نظر بہت اچھی تھی۔ حضور پلکیں جھکائے ہوئے نظر نیچی رکھتے تھے۔ حضور کو تھوڑی مقدار میں کھانا تناول فرمانے کے سوا کسی چیز کی عادت نہ تھی۔ حضور کا مزاج اس قدر معتدل تھا کہ میں نے نہیں دیکھا کہ وہ رومال یا زمین پر تھوک۔ کھنکار یا ناک صاف کرنے کی ضرورت ہوتی ہو۔ ..... حضور کی نشست و برخاست۔ رفتار۔ گفتار۔ حرکات سکنات میں بلا تصنع ایسی وجاہت تھی جیسے کوئی بلند مرتبت بادشاہ ہے۔ کوئی حضورؑ کو پہلی نظر دیکھتا۔ گرویدہ ہو جاتا۔ محبت سے بھر جاتا۔ مؤدبانہ رعب میں آجاتا اور سمجھ لیتا تھا کہ کوئی بڑا عالی شان انسان ہے۔ مخلوق الٰہی سے ایسی شفقت رکھتے کہ قلوب محبت کے جوش سے بے اختیار حضور کی طرف کھچے جاتے تھے۔ سر کے موئے مبارک سیدھے چھدرے حنا شدہ کانوں سے نیچے تک ہوتے تھے۔ اور ریش مبارک گنجان سیدھی اور دراز حنا شدہ تھی۔ میں نے حضور کے موئے مبارک میں کبھی سفیدی کا اثر نہیں دیکھا تفکرات اور کاروبار کے ہجوم میں بھی حضور کی صفائی، پاکیزگی میں بھی فرق معلوم نہیں کیا دنیا دار لوگ مشکلات، تفکرات، بیماری، مالی تنگی کے وقت پریشان حال ہو جاتے خودداری بھول جاتے اور گھبراتے ہیں۔ مگر حضور ایسے وقت بھی اطمینان خاطر اور سکینت قلب کے ساتھ بے غم و ہم اور خوش حال ہوتے تھے۔ اور حضور کی عادات شریفہ میں کوئی تبدیلی نہ آتی تھی۔ جس کا اثر ہمارے دلوں کو بھی مطمئن کر دیتا تھا۔ حضور قدرتی طور سے ایسے سریع رفتار تھے کہ اگر ساتھ والے جلدی نہ چلتے تو پیچھے رہ جاتے۔ یہ بھی نہ تھا کہ حضور ارادتاً جلدی کرتے تھے۔ بلکہ حضور کی معمولی رفتار ہی ایسی تھی۔ ہاں آہستہ چلنے کی ضرورت ہوتی تو آہستہ چلتے۔ حضور چلنے میں قدم مبارک خوب مضبوطی اور طاقت کے ساتھ زمین پر رکھتے تھے۔ میرا تو یہ خیال ہے کہ یہ حضور کی قلبی طاقت کا اثر تھا جو حضور کی رفتار اور اعضاء میں نمایاں تھا۔ حضور مکان سے باہر کہیں تشریف لے جاتے تو ہاتھ میں سوٹی ضرور رکھتے۔ جو کہ درمیانی موٹی اور ایک گز کے قریب ہوتی۔ میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ حضور گھر سے باہر تشریف لے گئے ہوں اور ہاتھ میں سوٹی نہ ہو۔ حضور سر مبارک پر گاہے لنگی اور عموماً سفید ململ کا عمامہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز (مراد حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ) کے عمامہ کی وضع پر خوبصورت باندھتے تھے۔ نیم شلوار کی طرح پاجامہ قمیص۔ واسکٹ اور اوپر گرم کوٹ ہوتا تھا۔ حضور کو بردِ اطراف کی تکلیف بھی تھی۔ گرمی میں ایک گرم کوٹ اور سردی میں ایک سے زیادہ پہنتے۔ اور شدت سردی کے وقت پشمینہ کی چادر بھی ساتھ رکھتے۔ مگر اوڑھتے بہت کم تھے۔ سیر کو تشریف لے جاتے تو چادر نہ ہوتی۔ مگر ہاتھ میں سوٹی ضرور ہوتی۔ حضور کے پاس ایک ململ کا سفید کپڑا رومال کی طرح ہوتا تھا جس کے ایک گوشہ میں جیب گھڑی اور دوسرے گوشوں میں نقدی وغیرہ بندھی رہتی تھی۔ اس رومال کو لپیٹ کر جیب میں رکھتے تھے۔ حضور کے پائے مبارک میں کبھی دیسی پاپوش اور گاہے گاہے بادامی گرگابی ہوتی تھی۔ حضور بالکل راست قامت تھے۔ شکم مبارک ہموار تھا۔ البتہ کشادہ فراخ سینہ مبارک خوب نمایاں تھا۔ حضور کے پاس چلتے اور کھڑے ہوتے ہوئے میں نے اندازہ لگایا ہے کہ اگر کسی شخص کا قد ساڑھے پانچ فٹ ہو تو اس کا قد حضور کے قامت شریف سے بہت ہی قریب ہوگا۔'' (صفحہ ۳۵۴)

اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر صدی کے سر پر ایسے لوگ کھڑا کرتا رہے گا جو اس کے دین کی تجدید کرتے رہیں گے (حدیث نبویؐ)

# معروف مجددین امت محمدیہ۔ تعارف اور خدمات

پہلی صدی نبوت اور خلافت کی صدی ہے۔ بعد کی ہر صدی میں سے ایک بزرگ کا انتخاب کیا گیا ہے۔ 12 صدیوں کے 12 ستارے

( عبدالسمیع خان )

| صدی | نام ونسب | زمانہ سن ہجری | علاقہ | تصانیف | مقام واہم خدمات |
|---|---|---|---|---|---|
| دوسری | حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ<br>آپ کی والدہ ام عاصم حضرت عمرؓ کی پوتی تھیں۔ | 61 تا 101ھ<br>زمانہ حکومت 99 تا 101ھ | حمص (شام)<br>حکومت دمشق | تدوین حدیث کے لئے خصوصی کوشش کی اور ذخیرہ روایات قلمبند کرنے کے لئے حکومتی سطح پر کارروائی کی۔ اور اس مقصد کے لئے علماء کے وظائف مقرر کئے۔ | واحد مجدد جو اسلامی حکومت کے سربراہ بھی تھے۔ بعض کے نزدیک خلیفہ راشد بھی ہیں۔ بدرسومات کو ختم کیا۔ ہندوستان کے سات راجاؤں کو اسلام کی دعوت دی۔ |
| تیسری | حضرت امام شافعیؒ<br>ابوعبداللہ محمد بن ادریس | 150 تا 204ھ | پیدائش: غزّہ (فلسطین)<br>وفات: فسطاط (مصر) | 71 کتب ہیں۔ کتاب الام۔ احکام القرآن۔ اختلاف السنن۔ کتاب المبسوط۔ صفۃ الامر والنہی۔ سیر الاوزاعی۔ ابطال الاستحسان | فقہ اسلامی کے مشہور امام۔ امام احمد بن حنبل آپ کو حدیث مجددین کا مصداق قرار دیتے ہیں۔ خواب میں رسول اللہ نے احیائے دین کی خدمت کی بشارت دی۔ علم اصول فقہ کی بنیاد ڈالی۔ |
| چوتھی | حضرت ابوالحسن اشعریؒ علی بن اسماعیل<br>آپ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کی نسل سے ہیں | 202 تا 324ھ | پیدائش: بصرہ<br>وفات: بغداد | 100 کے قریب کتب۔ مقالات الاسلامیین۔ الفصول۔ کتاب الاجتہاد | امام المتکلمین، اور ناصر سنت، لقب ہے۔ معتزلہ کے خلاف قلمی سرگرمیاں۔ |
| پانچویں | حضرت ابوبکر باقلانیؒ<br>محمد بن طیب بن جعفر | 338 تا 403ھ | پیدائش: بصرہ<br>وفات: بغداد | 55 کتب ہیں۔ اعجاز القرآن۔ کتاب الاصول۔ کتاب الانصاف۔ کشف الاسرار۔ دقائق الکلام۔ کتاب الامامہ۔ کتاب البیان | ابوالحسن اشعری کے کام کو آگے بڑھایا۔ معتزلہ کے خلاف قلمی جہاد۔ قسطنطنیہ کے پادریوں سے مناظرے کئے |
| چھٹی | حضرت سید عبدالقادر جیلانیؒ<br>حضرت علیؓ کی نسل سے ہیں | 470 تا 561ھ | بغداد | فتوح الغیب۔ الفتح الربانی۔ سر الاسرار۔ الفیوضات الروحانیہ۔ تحفۃ المتقین۔ جلاء الخاطر۔ آداب السلوک۔ حزب الرجاء۔ غنیۃ الطالبین | "کان مجدد زمانہ" (حمامۃ البشریٰ)۔ آپ نے فرمایا میں نائب رسولؐ اور آپؐ کا وارث اور تم پر حجت ہوں۔ میرا قدم ہر ولی کی گردن پر ہے۔ رسول اللہ اور حضرت علی نے خواب میں وعظ کی ہدایت فرمائی۔ شرک کے خلاف جہاد کیا۔ |
| ساتویں | حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ۔<br>حسنی حسینی سید ہیں | 536 تا 633ھ | سیستان، خراسان<br>وفات: اجمیر شریف | دیوان معین، گنج الاسرار، انیس الارواح، احادیث المعارف، رسالہ وجودیہ، دلیل العارفین (ملفوظات) | ہندوستان کے نامور مبلغ اسلام۔ روحانی علوم کے 4 ائمہ میں سے ہیں۔ (حضرت مصلح موعودؓ)۔ لقب سلطان الہند۔ رسول اللہ نے ہندوستان میں تبلیغ کا ارشاد فرمایا۔ |
| آٹھویں | حضرت امام ابن تیمیہؒ<br>ابوالعباس احمد بن شہاب | 661 تا 728ھ | دمشق | 400 کتب ہیں۔ الرد علی البکری۔ الرد علی الفلاسفۃ۔ التبیان۔ رسالۃ القیاس۔ رسالۃ الفرقان | تاتاریوں کے خلاف جہاد بالسیف کیا۔ علم کلام اور فقہ میں خاص خدمات۔ فلسفہ اور قبر پرستی کا رد کیا۔ |
| نویں | حضرت امام ابن حجر عسقلانیؒ<br>ابوالفضل شہاب الدین احمد بن علی | 773 تا 852ھ | مصر | 500 کتب ہیں۔ فتح الباری۔ بلوغ المرام۔ منبہات ابن حجر۔ تہذیب۔ التہذیب | محدث، مفسر تھے۔ لقب حافظ حدیث۔ حدیث اور فقہ پر خاص دسترس رکھتے تھے۔ |
| دسویں | حضرت امام جلال الدین السیوطیؒ<br>ابوالفضل محمد الشافعی | 849 تا 911ھ | قاہرہ (مصر) | 576 کتب ہیں۔ درمنثور۔ الجامع الصغیر۔ الخصائص الکبریٰ۔ تاریخ الخلفاء۔ مشکلات القرآن | مجدد ہونے کا دعویٰ تھا۔ علم تفسیر وحدیث میں کمال حاصل تھا۔ |
| گیارہویں | حضرت مجدد الف ثانیؒ<br>شیخ احمد فاروقی سرہندی | 971 تا 1034ھ | سرہند (ہندوستان) | مکتوبات مجدد الف ثانی۔ معارف لدنیہ۔ مبدأ ومعاد | اکبر کے دین الٰہی اور جہانگیر کی بدرسوم کے خلاف مزاحمت کی۔ مجدد ہونے کا دعویٰ کیا۔ سوء علماء کی طرف سے مسیح موعودؑ کی مخالفت کی پیشگوئی کی۔ |
| بارہویں | حضرت شاہ ولی اللہؒ دہلوی۔ عظیم الدین شاہ<br>حضرت عمرؓ کی نسل سے تھے۔ | 1114 تا 1176ھ | دہلی (ہندوستان) | 25 کتب ہیں۔ التفہیمات الالٰہیہ۔ الفوز الکبیر۔ حجۃ اللہ البالغۃ۔ الخیر الکثیر۔ فیوض الحرمین۔ ازالۃ الخفا | پہلا ترجمہ قرآن بزبان فارسی کیا۔ عقیدہ ناسخ منسوخ کو 5 آیات تک پہنچایا۔ مجددیت کا دعویٰ کیا۔ |
| تیرہویں | حضرت سید احمد شہید بریلویؒ | 1201 تا 1246ھ | پیدائش: رائے بریلی (ہندوستان)<br>شہادت: بالاکوٹ | تنبیہ الغافلین۔ صراط مستقیم<br>ملہمات احمدیہ فی الطریق المحمدیہ | امامت کا دعویٰ کیا۔ بدعات کے خلاف تعلیم دی۔ سکھوں کے خلاف جہاد بالسیف کیا۔ شہید مجدد۔ ارہاص حضرت مسیح موعودؑ |

# قادیان دارالامان میں آٹھویں ۱۵ روزہ تربیتی کیمپ کا نہایت کامیاب انعقاد

**۸ صوبوں سے ٦١٠ نومبائعین ونومبایعات کی شرکت، تدریسی کلاسز، تقاریری پروگرام علمی وورزشی مقابلہ جات۔طبی کیمپ۔ تقریب تقسیم انعامات۔اخبارات میں تذکرہ۔**

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال قادیان میں نظارت اصلاح وارشاد کے زیر اہتمام نومبائعین کی تعلیم وتربیت کے لئے پندرہ روزہ آٹھواں تربیتی کیمپ 6 تا20 جون کو منعقد ہوا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے نومبائعین کی تربیت کا طریق بیان کرتے ہوئے ایک موقعہ پر فرمایا تھا کہ

’’کثرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے انعامات کے پھلوں کی بارش ہورہی ہے کہ انہیں سنبھالنا ایک بہت بڑا کام ہے اور جو پھل سنبھالا نہ جائے وہ ضائع ہو جایا کرتا ہے اس لئے ایسی تربیت گاہیں کھولنا ضروری ہیں جو تمام سال کام کرتی رہیں۔(خطبہ جمعہ فرمودہ 19 اگست 1994ء۔)

حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کے منشاء کے ماتحت آپ کے انقلابی دور میں ہی نومبائعین کے تربیتی کیمپ کا آغاز ہو چکا تھا۔لہٰذا 2000ء کے پہلے کیمپ میں شرکاء کیمپ کی تعداد صرف 65 تھی محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر سال کیمپ میں شریک نومبائعین ونومبایعات کی تعداد میں تدریجی اضافہ ہوتا رہا اب تک منعقد ہونے والے تربیتی کیمپوں کی تعداد کی تفصیل یہ ہے۔

| سال | کیمپ | تعداد طلباء | تعداد طالبات | میزان | صوبہ جات |
|---|---|---|---|---|---|
| 2000 | پہلا | 65 | - | 65 | پنجاب، ہماچل، ہریانہ |
| 2001 | دوسرا | 185 | 65 | 250 | پنجاب، ہماچل، ہریانہ |
| 2002 | تیسرا | 221 | 86 | 307 | پنجاب، ہماچل، ہریانہ، اترانچل |
| 2003 | چوتھا | 227 | 92 | 319 | پنجاب، ہماچل ، ہریانہ، اترانچل، راجستھان |
| 2004 | پانچواں | 265 | 85 | 425 | پنجاب، ہماچل ، ہریانہ، اترانچل، راجستھان |
| 2005 | چھٹا | 347 | 139 | 486 | پنجاب، ہماچل ، ہریانہ، اترانچل، راجستھان، مدھیہ پردیش |
| 2006 | ساتواں | 416 | 144 | 560 | پنجاب، ہماچل ، ہریانہ، اترانچل، راجستھان، مدھیہ پردیش |
| 2007 | آٹھواں | 444 | 166 | 610 | پنجاب، ہماچل ، ہریانہ، اترانچل، راجستھان، مدھیہ پردیش، یوپی، گجرات |

اب تک مجموعی طور پر تربیتی کیمپوں سے مستفید ہونے والے طلباء وطالبات کی تعداد 3021 ہے شرکاء کیمپ کی تعداد اور صوبہ جات کی تعداد میں ترقی اضافہ کے ساتھ ساتھ جملہ انتظامات میں بھی بہتری پیدا ہوئی ہے۔

امسال کے تربیتی کیمپ میں شریک طلباء وطالبات کی تعداد کی صوبہ وار تفصیل درج ذیل ہے۔

| صوبہ | تعداد | صوبہ | تعداد |
|---|---|---|---|
| پنجاب | 345 | یوپی | 10 |
| ہریانہ | 124 | گجرات | 12 |
| ہماچل | 12 | - | - |
| اترانچل | 20 | - | - |
| مدھیہ پردیش | 40 | - | - |
| راجستھان | 47 | **میزان** | **610** |

ان ٦١٠ طلباء میں ١٦٦ طالبات بھی شامل ہیں۔

امسال گذشتہ سال کی نسبت دو زائد صوبہ جات سے 22 طلباء کی تربیتی کیمپ میں شرکت ہوئی طلباء کی تعداد میں اضافہ کے ساتھ ساتھ دیگر انتظامات میں بھی تدریجی ترقی ہوئی ہے۔مکرم تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح وارشاد نے کیمپ سے قبل دو مرتبہ اور کیمپ کے تیسرے روز نگران و منتظمین اور معلمین کرام کی میٹنگ کی جس میں معلمین کرام کو پہلے سے تیار شدہ شعبہ جات میں ڈیوٹی دینے کی غرض سے تقسیم کیا۔کیمپ کو کامیاب بنانے کے لئے ضروری ھدایات بہم پہنچائیں۔

**انتظامی کمیٹی کی تشکیل اور ڈیوٹیوں کی تقسیم :** نظارت اصلاح وارشاد کی طرف سے تربیتی کیمپ کے کاموں کو حسن انتظام سے چلانے کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جس کے نگران اعلیٰ کے طور پر مکرم گیانی تنویر احمد خادم نائب ناظر اصلاح وارشاد برائے نومبائعین کو مقرر کیا گیا علاوہ ازیں مکرم مولوی سفیر احمد شمیم نائب ناظر اصلاح وارشاد کو نگران انتظامی امور اور مکرم مولوی شیخ مجاہد احمد صاحب مہتمم مقامی کو ایڈیشنل نگران انتظامی امور مقرر کیا گیا۔اسی طرح مکرم زین الدین صاحب حامد ناظم دارالقضاء کے ذمہ نگران تعلیمی وتربیتی امور اور خاکسار مبشر احمد بدؔر استاد جامعۃ المبشرین کو ایڈیشنل نگران تعلیمی وتربیتی امور کی ڈیوٹی سپرد کی گئی۔

سبھی طالبات کے جملہ انتظامات کی ذمہ داری بطور نگران طالبات مکرمہ بشریٰ پاشا صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بھارت کو دی گئی اسی طرح مکرمہ امتہ الوسیع شمائلہ نائب صدر لجنہ اماء اللہ بھارت کو ایڈیشنل نگران طالبات مقرر کیا گیا۔تربیتی کیمپ کے جملہ کاموں کو حسن انتظام سے چلانے کے لئے ۲۳ مختلف شعبہ جات قائم کئے گئے۔جس میں منتظمین نائبین اور معاونین نے دن رات کام کیا۔

**رھائش و دیگر انتظامات :** امسال تعلیم الاسلام ہائی اسکول میں اور قدیم جامعہ احمدیہ کے اوپر کے کمروں میں جملہ مہمان طلباء کا رہائشی انتظام کیا گیا اسی طرح طالبات کا رہائشی انتظام نصرت گرلز اسکول میں کیا گیا۔مہمان طلباء کو بلحاظ رہائش کی کسی قسم کی کوئی دقت و پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔معلمین کرام اپنے اپنے مہمان طلباء کا ہر طرح سے خیال رکھتے رہے

**افتتاحی تقریب :** 7 جون 07ء بوقت 10 بجے محترم مولانا محمد عمر صاحب ناظر اصلاح وارشاد کی زیر صدارت بمقام ہال تعلیم الاسلام اسکول افتتاحی تقریب کی کاروائی کا آغاز ہوا تلاوت ونظم کے بعد محترم گیانی تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح وارشاد برائے نومبائعین ونگران اعلیٰ تربیتی کیمپ 2007ء نے تعارفی تقریر کی جس میں آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ارشادات کی روشنی میں تربیتی کیمپ کی اہمیت کو بیان کیا۔بعد ازاں محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد برائے تعلیم القرآن و وقفِ عارضی وایڈیٹر اخبار بدر نے نہایت آسان اور سادہ الفاظ میں سورۃ توبہ کی آیت نمبر 122 کی تفسیر طلباء کو سمجھائی اور قیمتی نصائح سے نوازا۔آپ کے بعد محترم صدر اجلاس مولانا محمد عمر صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے طلباء کو قیمتی نصائح سے نوازا اور دُعا کرائی۔

**حضور ایدہ اللہ کی قبولیت دُعا :** یہاں یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ کیمپ کے ابتدائی دو تین ایام میں قادیان میں شدید گرمی تھی جس کی وجہ سے طلباء بہت بیمار ہو رہے تھے۔چنانچہ محترم امیر صاحب مقامی کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دُعا کی غرض سے فیکس کی گئی۔ اس پر اللہ کے فضل سے اگلے ہی روز سے موسم بہت خوشگوار ہو گیا۔جو آخری دن تک رہا۔غرضیکہ امسال کا تربیتی کیمپ گذشتہ سالوں کے بالمقابل زیادہ کامیاب اور انتظامی اعتبار سے بہتر ثابت ہوا۔

**تدریسی نصاب و کلاسز کا انتظام:** امسال کے تربیتی کیمپ میں حسب سابق نہایت جامع ومختصر نصاب مرتب کیا گیا تھا جو تمام شعبہ ہائے زندگی اور متعدد دینی مسائل پر تھا تدریسی نماز کا صحیح، تلفظ سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سیرت صحابہ رضی اللہ عنھم ، سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام، خلفائے کرام، تاریخ اسلام، تاریخ احمدیت الغرض محض پندرہ دن کے لئے نہایت مختصر اور جامع نصاب مرتب کیا گیا۔اور تمام پروگراموں کو انتظامیہ کی طرف سے اردو اور ہندی زبان میں طلباء کی سہولت کیلئے شائع کیا گیا۔

مورخہ 6 جون 2007ء سے اساتذہ کرام خدام واطفال کی الگ الگ کلاسز میں اپنے تدریسی اوقات میں بروقت حاضر رہے اور طلباء نے ان سے بھر پور استفادہ کیا جبکہ طالبات کی کلاس نصرت گرلز اسکول میں لجنہ کے زیر انتظام لگتی رہی۔خدام کی کلاس کے لئے سات اساتذہ کو 30-30 منٹ کی سات گھنٹیاں دی گئیں اسی طرح اطفال کی کلاس میں تدریس کے لئے بھی جملہ اساتذہ کرام نے نہایت محنت اور لگن سے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے مجوزہ نصاب کو ختم کرایا۔

**۲)۔ اسمبلی و دُعا :** مورخہ 6 جون سے صبح 8:30-9:00 بجے تعلیم الاسلام اسکول کے صحن میں اسمبلی لگائی جاتی رہی جس میں تلاوت اور نظم کے بعد دعائیہ کلمات پڑھائے جاتے رہے ہر روز ٹھیک 9 بجے خدام و اطفال کی مجموعی کلاس بڑے ہال میں لگائی گئی جس میں خلفائے کرام کے خطابات وخطبات جمعہ اور مختلف MTA کے پروگراموں کی جھلکیاں اور Documentry دکھائی جاتی رہی۔ طلباء نے اس پروگرام کو کافی پسند کیا اور بھر پور استفادہ کیا۔

**۳)۔تقاریری پروگرام :** مورخہ 7 جون 2007ء سے بعد نماز مغرب مسجد مبارک واقصیٰ میں تقاریری پروگرام بلا ناغہ ہوتا رہا جس میں علماء کرام اور صدر اجلاسات نے نہایت اہم تربیتی اور معلوماتی تقاریر کیں۔ جن سے طلباء مستفید ہوتے رہے۔ چند موضوعات یہ ہیں۔

نماز کی اہمیت و برکات۔ والدین کے ساتھ حسن سلوک، نظام خلافت کی اہمیت و برکات، مالی قربانی کی اہمیت، چندہ جات کی تفصیل، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلو۔ قرآن مجید کا تعارف اور اسکے فضائل اور الہامی حیثیت، شراب نوشی و دیگر نشہ آور اشیاء کی حرمت اور اس کے نقصانات وغیرہ وغیرہ۔ جملہ علماء کرام نے نہایت سادہ اور آسان زبان میں تقاریر کیں تا کہ طلباء کو بآسانی سمجھ آجائے۔ ہر شبینہ اجلاس میں طلباء نے تلاوت اور نظمیں پڑھیں۔ طالبات نے بھی پردہ کی رعایت سے ان تقاریر سے استفادہ کیا۔

**۴)۔نمازوں کا اھتمام :** لگاتار پندرہ روز تک طلباء وطالبات پانچ اوقات نمازوں کا التزام کرتے رہے۔

**۵)۔ تیاری و تقسیم طعام :** مورخہ 5 جون کی دو پہر سے باقاعدہ صبح دوپہر شام تینوں اوقات کھانا بروقت تیار ہوتا رہا۔ کھانے کی تقسیم میں قادیان کے خدام واطفال اور معلمین کرام نے تعاون کیا۔

**۶)۔ طبی امداد :** امسال بڑے وسیع پیمانے پر دفتر طبی امداد قائم کیا گیا جس میں بیمار طلباء کو ادویات دی گئیں۔

**۷)۔ علمی و ورزشی مقابلہ جات :** تدریسی تعلیمی وتربیتی سرگرمیوں کے علاوہ علمی و ورزشی مقابلہ جات کا بھی اہتمام کیا گیا۔ علمی مقابلہ جات مسجد اقصیٰ اور تعلیم الاسلام ہائی اسکول کے ہال میں منعقد کروائے گئے۔ نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کو بعد نماز مغرب ہونے والے اجلاسات میں صدر صاحبان کے ذریعہ انعامات دیئے گئے۔

ورزشی مقابلہ جات احمدیہ گراونڈ میں کروائے گئے۔ اوّل دوئم سوئم اور خصوصی انعامات حاصل کرنے والے طلباء میں کھیل کے معاً بعد موقعہ پر انعامات تقسیم کئے گئے۔

**۸)۔ خطبات حضور انور :** بذریعہ mta حضور انور کے Live خطبات سننے کا اہتمام کیا گیا اور طلباء وطالبات دونوں اس سے مستفید ہوئے۔

**۹)۔تجوید القرآن:** قرآن مجید کے رموز واوقاف سے واقفیت کے لئے معلمین کرام کی تجوید القرآن کلاس محترم ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن کی ہدایت پر بعد نماز عصر مسجد اقصیٰ میں محترم حافظ شریف الحسن صاحب لیتے رہے۔

**۱۰)۔زیارت مقامات مقدسہ :** نماز فجر کے بعد جملہ طلباء معلمین کرام کی نگرانی میں بہشتی مقبرہ کی زیارت ودُعا کرنے جاتے رہے اسی طرح معلمین کرام نے اپنے اپنے علاقوں کے طلباء کو قادیان کے مقدس مقامات کی زیارت کرائی مکرم مولوی مبشر احمد صاحب عامل نے وفد کی شکل میں طلباء کو بعض مقامات کی زیارت کرائی اور قادیان کے مقدس وروحانی ماحول سے روشناس کرایا۔

**۱۱)۔امتحان دینی نصاب :** امسال بھی نصاب کے مطابق کلاسز کے اختتام پر جملہ طلباء و طالبات کا تحریری امتحان لیا گیا۔

### اختتامی تقریب

مورخہ 20 جون کو بعد نماز مغرب وعشاء پُرانے جامعہ احمدیہ کے صحن میں کیمپ کا اختتامی اجلاس زیر صدارت محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ ہوا۔ محترم صدر اجلاس کے ساتھ محترم حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ ۔محترم محمد عمر صاحب ناظر اصلاح وارشاد، محترم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظم وقفِ جدید بیرون محترم مولانا گیانی تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح وارشاد ونگران اعلیٰ تربیتی کیمپ رونق افروز ہوئے۔

قرآن کریم کی تلاوت اور ایک نومبائع خادم کی نظم خوانی کے بعد خاکسار مبشر احمد بدر استاد جامعۃ المبشرین وایڈیشنل نگران تعلیمی وتربیتی امور نے اختصار کے ساتھ پندرہ یوم کی کارگزاری رپورٹ پیش کی۔ بعدہٗ چند ایک نومبائعین نے اپنے تاثرات بیان کئے سب سے پہلے مکرم معین الحق صاحب لدھیانہ پنجاب نے اپنے قبول احمدیت کے واقعات بیان کئے اور جماعت کے کاموں کی تعریف کی آپ ایک اچھے میجیشن بھی ہیں دوران کیمپ چند ایک بار آپ نے میجک شو بھی دکھائے۔ آپ نے قادیان پہنچ کر اور ماحول سے متاثر ہو کر بیعت کا شرف حاصل کیا اللہ تعالیٰ آپ کو ثبات قدم بخشے آمین۔ ان کے بعد مکرم سکندر خان جیند ہریانہ نے اپنی لکھی ہوئی نظم کے ذریعہ سے اپنے جذبات کا اظہار کیا جس میں قادیان دارالامان کی شان کا ذکر تھا۔ آپ کے بعد محترم محمد ایوب خان کاٹھات راجستھان B.Com جو زیر تبلیغ تھے نے اپنے تاثرات بیان کئے اور جماعت کے عقائد وخدمات کو سراہا۔ آپ نے بھی قادیان میں امسال کے تربیتی کیمپ کے دوران بیعت کرنے کی سعادت حاصل کی ۔اللہ تعالیٰ ہر سہ افراد کے ایمان کو مضبوط کرے ثابت قدمی عطا فرمائے۔ آمین۔

پروگرام کے مطابق محترم مولانا گیانی تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح وارشاد ونگران اعلیٰ تربیتی کیمپ نے افسران ونگران صاحبان معلمین کرام و پندرہ روزہ کلاسز کے اساتذہ کرام اور علماء سلسلہ اور جن ادارہ جات کے افسران نے تعاون کیا، کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ اپنی تقریر کے دوران آپ نے حضرت مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان مرحوم ومغفور کا ذکر خیر کیا کہ آپ تربیتی کیمپ کی ہر تقریب میں ضرور تشریف لاتے تھے اور مشورے دیتے تھے اور ہماری حوصلہ افزائی فرماتے اور بچوں کا بڑا خیال رکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین۔ آپ کے بعد عزیز روی خان پٹیالہ پنجاب نے بزبان پنجابی نظم پڑھی اور محترم مولانا محمد عمر صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے قیمتی نصائح سے نوازا۔

**تقسیم انعامات :** محترم حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان اور محترم صدر اجلاس نے علمی مقابلہ جات اور دینی نصاب کے امتحان میں اوّل دوئم سوئم اور خصوصی انعام کے حق دار طلباء میں انعامات تقسیم کئے۔

آخر میں صدر اجلاس محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ وامیر جماعت قادیان نے کیمپ کی کامیابی پر مبارک باد دی اور اس تربیت کے طریق کار کی بہت تعریف کی اور اُسے مزید وسیع کرنے کی ہدایت فرمائی۔ آپ نے بچوں کے متعلق فرمایا کہ بچے ان باتوں کو جو اس تربیتی کیمپ میں سکھائی جارہی ہیں دیر تک یاد رکھیں گے۔ اور یہ پاک انقلاب پھیلے گا اور بڑھے گا۔ انشاء اللہ آپ نے طلباء کو قیمتی نصائح سے نوازا اور اجتماعی دُعا کروائی۔ جس کے بعد اختتامی تقریب بفضلہٖ تعالیٰ نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پزیر ہوئی۔ الحمد للہ۔ مختلف اخباروں میں کیمپ کی کارروائی تصویروں کے ساتھ شائع ہوئی۔ اختتامی تقریب سے قبل بعد نماز عصر مکرم معین الحق صاحب لدھیانہ پنجاب نے اسٹیج پر میجک شو دکھایا جس سے ناظرین بہت محظوظ ہوئے۔

مورخہ 19 جون 2007ء کو نومبایعات کی اختتامی تقریب خیروخوبی کے ساتھ اپنے اختتام کو پہنچی۔ اختتامی تقریب کے معاً بعد جملہ طلباء بزرگان، افسران، منتظمین، معاونین کے اعزاز میں عشائیہ کا بھی اہتمام کیا گیا۔

(مبشر احمد بدر ایڈیشنل نگران تعلیمی وتربیتی امور تربیتی کیمپ)

❁❁❁❁


شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران - حاجی شریف احمد ربوہ

00-92-476214750 فون ریلوے روڈ

00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

محمود احمد بانی

منصور احمد بانی

اسد | شہروز | مسرور

BANI ®

موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder:

Late Mian Muhammad Yusuf Bani

(1908-1968)

(ESTABLISHED 1956)

AUTOMOTIVE RUBBER CO.

5, SOOTERKIN STREET, KOLKATA-700072

BANI AUTOMOTIVES
56, TOPSIA ROAD (SOUTH)
KOLKATA- 700046

BANI DISTRIBUTORS
5, SOOTERKIN STREET
KOLKATA-700072

PHONE: CITY SHOWROOM: 2236-9893, 2234-7577, WAREHOUSE: 2343-4006, 2344-8741, RESIDENCE: 2236-2096, 2237-8749, FAX: 91-33-2234-7577

## بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ 16

جائے اور یہ دیکھے بغیر کہ کون امیر ہے کون غریب ہے کس کے کپڑے اچھے ہیں کس کے برے ہیں، جو بھی مہمان ہے اس کی مہمان نوازی کرنا ہم پر فرض ہے۔ پس یہ واقعات جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوے کے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نمونے، مَیں نے بتائے ہیں یہ اسلئے ہیں کہ ہم ان نمونوں کو ہمیشہ زندہ رکھیں اور قائم کرنے کی کوشش کرتے رہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ایک بار پھر موقعہ دیا ہے کہ ہم جلسے سے فیض اٹھانے والے ہوں گے مہمانوں کی خدمت کر کے ان برکتوں کے وارث ہوں گے جو اس نے مقدر کی ہیں اس لئے تمام کارکنان شکر گزاری کے جذبے کے ساتھ پورے خلوص سے ان مہمانوں کی خدمت پر ہر وقت کمر بستہ رہیں۔ مختلف شعبہ جات ہیں اور ہر ایک کے اپنے فرائض ہیں ہر ایک کا مہمان سے واسطہ پڑتا ہے اس لئے ہمیشہ اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان کی باتیں سنیں اور ان کا خیال رکھیں۔ فرمایا بعض دفعہ غلط فہمی کی وجہ سے مہمانوں سے زیادتی بھی ہو جاتی ہے لیکن پھر بھی کارکن کا کام یہی ہے کہ صبر اور حوصلے سے اسے برداشت کریں ہر کارکن کے لئے بنیادی چیز صبر حوصلہ اور اعلیٰ اخلاق ہیں اس کا خیال رکھنا چاہئے اس کے ساتھ سب سے اہم چیز دعا ہے دعا کے بغیر تو ہمارا کوئی کام نہیں ہوسکتا اور کارکنان دعاؤں کے ساتھ ساتھ نمازوں کی پابندی کی طرف بھی توجہ رکھیں۔ اللہ تعالیٰ کارکنان کو خوش اسلوبی سے اپنے فرائض ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ بارشوں کی وجہ سے بعض روکیں ہیں بعض دقتیں پیدا ہوسکتی ہیں اس لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ تمام آسانیاں پیدا کرے اور کسی قسم کی روک نہ پیدا ہو اور مہمانوں کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ حضور نے خطبہ کے آخر میں پاکستان کے بگڑ رہے حالات کے بہتر ہونے کے لئے دعا کی درخواست کی۔ ☆☆

آپ کے خطوط:

### جماعت احمدیہ دنیا میں اسلام کی صحیح تعلیم پھیلانے میں کوشاں ہے

آج مسلمان کے تمام فرقے اسلام کی حقیقی تعلیم کو بھول چکے ہیں جبکہ جماعت احمدیہ عالمگیر کا مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل اسلام کی حقیقی اور صحیح تعلیم کو پوری دنیا میں پھیلانے میں دن رات کوشاں ہے۔ ایم ٹی اے کے روحانی پروگرام سے قلب کو تسکین حاصل ہوتا ہے۔ اسی طرح بھارت میں اخبار بدر اور دیگر رسالہ جات اس میدان میں نمایاں رول ادا کر رہے ہیں۔ پس اسلام کی فضیلت اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تمام نبیوں سے افضل ہونا جماعت احمدیہ ہی پیش کرتی ہے۔ ایم ٹی اے کے پروگرام بہت اچھے، حمد اور نظمیں بہت اچھی آواز میں آتی ہیں۔ فوٹو گرافری اور دنیا کے خوبصورت نظارے دیکھنے کو ملتے ہیں۔ حضور پُر نور کے ساتھ واقفین نَو بچوں کی کلاس دیکھنے کا بہت مزہ آتا ہے۔

(محمد رئیس ریاض کانپور-یوپی)


نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
الیس اللہ بکافٍ عبدہ، کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان :2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش::2237-0471,2237-8468


ارشاد نبویؐ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی


محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز — الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ — کاشف جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649
گولبازار ربوہ
047-6215747


## لوائے احمدیت

اے لوائے احمدیت قومِ احمد کے نشاں
تجھ پہ کٹ مرنے کو ہیں تیار تیرے پاسباں

مرد و زن پیر و جواں
تجھ پہ قرباں یہ گروہِ عاشقاں

قوم احمد سے ہوں میں محمود ہے سالار قوم
میرا مسلک صلح کل ! میرا وطن دارالاماں

اے مرے قومی نشاں
دوش پر لوں گا میں ہر بارِ گراں

اے خدا کی ایک چھوٹی سی جماعت کے علم
تیرے سائے کے تلے آئیں گے شاہانِ جہاں

آ کے پائیں گے اماں
ہے یہ تقدیر خدائے دو جہاں

نور افشاں ہوں گے عالم پر ترے بدر و ہلال
اور یہ مینار بیضا ہوگا ہر سو ضو فشاں

جلوہ گاہ قدسیاں
ایک دن بن جائے گا سارا جہاں

لے کے جاؤں گا میں دنیا کے کناروں تک تجھے
مشکلیں اس راہ کی مجھ پہ اگرچہ ہیں عیاں

کاٹ کر کوہِ گراں
چیر کر جاؤں گا بحرِ بیکراں

عہد یہ کرتا ہوں کہ جب تک ہے یہ میرے تن میں جاں
سرنگوں ہونے نہ دوں گا تجھ کو زیرِ آسماں

اے مرے قومی نشاں
اے لوائے قادیاں دارالاماں

(عبدالمنان ناہیدؔ)


J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز - کشمیر جیولرز
اللہ الیس عبدہ بکاف
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Phone No (S) 01872 -224074
(M) 98147-58900
E-mail: jovrav-say@yahoo.co.in
Mfrs & Suppliers of :
Gold and Silver
Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)

الرحیم جیولرز
پروپرائیٹر۔ سید شوکت علی اینڈ سنز
پتہ: خورشید کلاتھ مارکیٹ
حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون 629443
خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

**وصایا ::** منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

**وصیت** 16437:: میں سلطانہ پروین بنت سید احمد پونچھی قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 32 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 05-11-26 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی کوکا 200 ملی گرام 100 روپئے، نقرئی پازیب 27 گرام 140 روپے، انگوٹھی 900-3 گرام 20 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شاہد احمد جاوید　　الامۃ سلطانہ پروین　　گواہ شریف احمد

**وصیت** 16438:: میں زلفا بی بی زوجہ شیخ عبدالشکور صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 65 سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 05-9-16 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ اراضی 675 ڈسمل بعوض حق مہر ترکہ شوہر، ایک مکان رہائشی معہ زمین 40 ڈسمل نمبر 56/2، اراضی 1350 ڈسمل زرعی نمبر 51/4۔ جائیداد واقع بمقام کیرنگ ضلع خوردہ اڑیسہ۔ میرا گزارہ آمد از پنشن ماہانہ 2000 روپے ہے۔ اس کے علاوہ زراعت سے سالانہ 2400 روپئے آمد ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 05-9-1 سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد　　الامۃ زلفا بی بی　　گواہ منصور خان

**وصیت** 16439:: میں کے وی محمد طاہر ولد کے وی حسن کویا قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم جامعہ احمدیہ عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 06-2-11 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ والدین حیات ہیں۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 06-2-1 سے نافذ کی جائے۔

گواہ او کے ناصر　　العبد کے وی محمد طاہر　　گواہ محمد انور احمد

**وصیت** 16440:: میں حلیمہ بیگم زوجہ محمد عبدالشکور قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 49 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ سعید آباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 06-2-5 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر 500 روپئے و 5 اشرفیاں سرخ دینار، اراضی 25 مرلہ ننگل باغباناں خسرہ نمبر 15-14/GR/7R قیمت 200000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از خورد و نوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ عبدالشکور　　الامۃ حلیمہ بیگم　　گواہ سعید احمد مبشر

**وصیت** 16441:: میں رضیہ بیگم زوجہ چوہدری نذیر احمد قوم ارائیں مسلم پیشہ خانہ داری عمر 48 سال تاریخ بیعت 1972-11-3 ساکن مایاپوری کالونی یمنانگر ڈاکخانہ I.T.I ضلع یمنانگر صوبہ ہریانہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 06-2-1 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ دوکان بمقام (بینک کالونی) مایاپوری کالونی یمنا نگر 20X10Sq.fit قیمت 100000 روپئے، کانٹے ایک جوڑی طلائی 8 گرام 7000 روپئے، بالیاں دو عدد طلائی ساڑھے چار گرام 3500 روپئے۔ ٹوپس دو عدد طلائی اڑھائی گرام 1500 روپئے۔ کل قیمت 111000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از خورد و نوش سالانہ 4800 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ سفیر احمد بھٹی　　الامۃ رضیہ بیگم　　گواہ نذیر احمد

**وصیت** 16442:: میں شیخ ہارون رشید مبلغ سلسلہ ولد شیخ عبداللطیف مرحوم قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 43 سال تاریخ بیعت 1975ء ساکن سائی گوڑا ڈاکخانہ منوہرپور تحصیل صالح پور ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 06-2-1 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ رہائشی مکان جس کی زمین 5 گونٹھ ہے۔ جو ابھی مشترکہ ہے اور والد صاحب مرحوم کے نام ہے۔ وراثت کی تقسیم کے بعد خاکسار مجلس کارپرداز کو مطلع کردے گا۔ والدہ صاحبہ ابھی حیات ہیں۔ خاکسار کی تین بہنیں اور دو بھائی ہیں۔ علاوہ ازیں منقولہ جائیداد کچھ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 4000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محبوب حسن　　العبد شیخ ہارون رشید　　گواہ محمد شریف عالم

**وصیت** 16443:: میں ابرار احمد ولد انوار محمد قوم راجپوت پیشہ تجارت عمر 48 سال پیدائشی احمدی ساکن راٹھ ڈاکخانہ راٹھ ضلع ہمیرپور صوبہ اُترپردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 06-1-4 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ والد حیات ہیں۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شاہ محمد رضی احمد　　العبد ابرار احمد　　گواہ محمد انور احمد

**وصیت** 16444:: میں عشرت ابرار زوجہ ابرار احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 44 سال پیدائشی احمدی ساکن راٹھ ڈاکخانہ راٹھ ضلع ہمیرپور صوبہ اُترپردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 06-1-4 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر 15000 روپئے بذمہ خاوند زیور طلائی کنگن 2 عدد 810-18 گرام، ہار ایک عدد 570-20 گرام، لاکٹ 3 عدد 880-11 گرام، جھمکا 2 جوڑی 770-19 گرام، بالیاں 2 جوڑی 090-8 گرام، انگوٹھی 4 عدد 160-11 گرام، ٹوپس 4 جوڑی 360-12 گرام، گلبند ایک عدد 750-8 گرام زیور نقرئی 60 گرام 600 روپئے۔ جملہ زیور 22 کیرٹ۔ کل وزن 111.380 گرام۔ کل قیمت 72397 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 06-1-1 سے نافذ کی جائے۔

گواہ ابرار احمد　　الامۃ عشرت ابرار　　گواہ محمد انور احمد

**وصیت** 16445:: میں غزالہ پروین زوجہ گلزار علی احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن دھیرہ ڈاکخانہ دھیرہ ضلع کانگڑہ صوبہ ہماچل بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 06-1-5 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند 25000 روپئے۔ ایک جوڑی کانٹے و ہار طلائی 22 کیرٹ وزن

14-910 گرام قیمت 11035 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ گلزار علی　　　الامۃ غزالہ پروین　　　گواہ امام حسین

**وصیت** 16446:: میں بدر النساء زوجہ محمد الطاف حسین قوم خان پیشہ خانہ داری عمر 28 سال تاریخ بیعت 1990ء ساکن چک ڈیسنڈ ڈاکخانہ یاری پورہ ضلع اننت ناگ صوبہ کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 06-1-4 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر 25000 روپئے بذمہ خاوند۔ بالیاں طلائی 22 کیرٹ ساڑھے پانچ گرام قیمت اندازاً 2000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد الطاف حسین　　　الامۃ بدر النساء　　　گواہ محمد طاہر احمد غالب

**وصیت** 16447:: میں انیسہ محبوب زوجہ محبوب حسن قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 29 سال پیدائشی احمدی ساکن پٹنہ ڈاکخانہ پاٹلی پتر کالونی ضلع پٹنہ صوبہ بہار بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 06-1-2 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر 20000 روپئے بذمہ خاوند نقرئی پازیب ایک جوڑی 140 گرام قیمت 1400 روپئے۔ اس کے علاوہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محبوب حسن　　　الامۃ انیسہ محبوب　　　گواہ محمد انور احمد

**وصیت** 16448:: میں سید طفیل احمد شہباز مبلغ سلسلہ ممبئی ولد سید عقیل احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 36 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 06-1-1 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے ۔ والدین حیات ہیں۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3880 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد　　　العبد سید طفیل احمد شہباز　　　گواہ جمال شریعت احمد

**وصیت** 16449:: میں سید فضل نعیم مبلغ سلسلہ ولد سید فضل جلیل قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 28 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 05-12-27 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے ۔ والدین حیات ہیں۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3096 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد　　　العبد سید فضل نعیم　　　گواہ صباح السلام نور

**وصیت** 16450:: میں شاہینہ عرفان احمدی زوجہ محمد عرفان اللہ احمدی قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 45 سال پیدائشی احمدی ساکن بنگلور ڈاکخانہ بنگلور ضلع بنگلور صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 06-1-9 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر 11000 روپئے تھا جو میں وصول کر چکی ہوں اور اس رقم سے اور کچھ رقم ملا کر درج ذیل زیور بنایا ہے۔ زیور طلائی چار چوڑیاں 22 کیرٹ 50 گرام، کان کا بندا 12 گرام، کان کا جھمکا 12 گرام، نیکلس ایک عدد 15 گرام، منگل سوتر لچھا ایک عدد 20 گرام۔ کل وزن 109 گرام۔ کل قیمت 75000 روپئے۔ میرے نام سے تین فلیٹ ہیں جو دراصل میرے خاوند کی ملکیت ہیں میرے خاوند ہی ان کا حصہ جائیداد ادا کریں گے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت فروری 2006ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد عرفان اللہ　　　الامۃ شاہینہ عرفان احمدی　　　گواہ جاوید اقبال اختر چیمہ

**وصیت** 16451:: میں محمد عرفان اللہ احمدی ولد محمد صبغت اللہ احمدی قوم احمدی پیشہ ریٹائر عمر 55 سال پیدائشی احمدی ساکن بنگلور ڈاکخانہ بنگلور ضلع بنگلور صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 06-1-9 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ بنگلور رچمنڈ ٹاؤن میں میرے تین فلیٹ ہیں اصل میں یہ دو فلیٹ تھے جو بعد میں تین کر لئے گئے۔ میرے والد محترم مرحوم نے یہ فلیٹ میری اہلیہ صاحبہ شاہینہ عرفان احمدی صاحبہ کے نام کروائے تھے اصل میں یہ فلیٹ میری ملکیت ہیں اور میں ہی ان کا حصہ جائیداد ادا کرونگا۔ اندازاً قیمت چالیس لاکھ روپئے ہوگی۔ ایک فلیٹ میں ہماری رہائش ہے اور دو فلیٹ کرایہ پر دیئے ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ کوٹل گیٹ ہوسو روڈ بنگلور پر 2700 سکوائر فُٹ ایک زمین کا پلاٹ ہے جس پر دو منزلہ عمارت ہے قیمت اندازاً ساڑھے دس لاکھ روپئے ہوگی۔ اس وقت اس زمین وعمارت کا کوئی کرایہ نہیں آتا۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 20200 روپے ہے۔ ماہانہ آمد پر 2000 روپئے ٹیکس وغیرہ اخراجات ہوتے ہیں۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ منیر احمد حافظ آبادی　　　العبد محمد عرفان اللہ احمدی　　　گواہ جاوید اقبال اختر چیمہ

**وصیت** 16452: میں شرافت احمد ولد ہزاری خاں قوم احمدی پیشہ تجارت عمر 53 سال پیدائشی احمدی ساکن پنکال ڈاکخانہ نواپاٹنہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 06-1-4 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل یہ ہے۔ مکان رہائشی 10 ڈیسی مل زمین پر قیمت اندازاً 300000 روپئے۔ کھیتی والی زمین تقریباً ایک ایکڑ قیمت اندازاً 100000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت سالانہ 36000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شیخ اکبر　　　العبد شرافت احمد　　　گواہ محمد فضل عمر

**وصیت** 16453:: میں جمیلہ بیگم زوجہ عبد القیوم بھٹی قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 32 سال پیدائشی احمدی ساکن چارکوٹ ڈاکخانہ دھیری ریلوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں وکشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 06-1-5 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ بھینی بانگر قادیان میں شاملاٹ زمین میں ایک ذاتی مکان ہے جو میاں بیوی میں مشترکہ ہے جس کی موجودہ قیمت ایک لاکھ پچیس ہزار روپئے ہے۔ جس کا نصف باسٹھ ہزار پانچ صد روپئے (62500/-) ہے۔ سونے کی درج ذیل چیزیں ہیں۔ ایک عدد انگوٹھی، بالیاں ایک جوڑی، ٹاپس ایک جوڑہ، ناک کا ایک کوکہ جن کا کل وزن 9 گرام ہے۔ جس کی قیمت 6000 روپئے ہے۔ (سبھی 23 کیرٹ ہیں) چاندی کے زیورات۔ دو چوڑیاں، ایک انگوٹھی، ایک عدد زنجیر جن کا کل وزن 22.5 گرام ہے جس کی قیمت 300 روپئے ہے۔ حق مہر 51000 روپئے خاوند کی طرف سے ادا ہو چکا ہے جس سے مکان خریدا گیا ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ عبد القیوم بھٹی　　　الامۃ جمیلہ بیگم　　　گواہ محمد خالد بھٹی

## عراق میں یتیم بچوں کی زندگیاں خطرے میں پڑ گئیں

عراق میں جنگ کے سبب عراقی بچوں خصوصاً یتیم بچوں کی زندگیاں خطرے سے دوچار ہیں اور عراق حکومت ان یتیم بچوں کی فلاح کے لئے کسی قسم کے اقدامات نہیں کر رہی۔ انگریزی جریدے میں شائع کردہ اقوام متحدہ کے عالمی ادارہ یونیسیف کی رپورٹ کے مطابق عراق میں گزشتہ کئی سالوں سے عراقی بچے مسلسل یتیم ہو رہے ہیں اور ان کی کفالت کرنے والا کوئی نہیں ہے جن بچوں کے والدین امریکی فوجیوں کی کارروائی اور بم دھماکوں میں شہید ہو جاتے ہیں ان کا پرسان حال کوئی نہیں ہے۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ان مصیبت زدہ بچوں کی عمریں تین اور ۱۵ سال کے درمیان ہیں جبکہ عراق میں جنگ کے باعث کاروبار اور روزگار ختم ہو جانے کی وجہ سے عراقی والدین بوجھ کم کرنے کے لئے اپنے بچوں کو یتیم خانوں میں داخل کرا دیتے ہیں جہاں خوراک اور رہائش کا بندوبست نہیں اور ان یتیم خانوں میں بچے بھوک کی شدت سے مر جاتے ہیں ان میں اکثر ذہنی معذور ہو جاتے ہیں اگر کسی ادارے سے ان یتیم خانوں کے لئے کوئی خوراک دی جاتی ہے تو امریکی فوجی ان بچوں کو پہنچانے کی بجائے بازار میں فروخت کر دیتے ہیں۔ آخر عراق میں ان بچوں کی بدترین حالت کا ذمہ دار کون ہے۔ عراقی حکومت کی طرف سے ان بچوں کی کفالت اور فلاح و بہبود کے کسی قسم کے اقدامات نہیں کئے جا رہے ہیں۔

## امریکہ میں ہر ۱۲واں مزدور منشیات کا عادی

امریکہ میں مزدوروں میں پابندی شدہ منشیات کا استعمال کرنے کی عادت لگاتار بڑھتی جا رہی ہے۔ تازہ رپورٹ کے مطابق وہاں پر ہر ۱۲واں مزدور منشیات کا استعمال کرتا ہے۔ ۱۹۹۴ء کے سروے کے مطابق امریکہ میں پابندی شدہ ڈرگز کا استعمال کرنے والوں کی تعداد ۶ء۷ فیصد، ۱۹۹۷ء میں ۷ء۷ فیصد اور اس وقت یہ بڑھ کر ۲ء۸ فیصد ہو گئی ہے۔ تازہ ترین شائع سرکاری رپورٹ کے مطابق پابندی شدہ منشیات کا استعمال کرنے والوں میں سب سے زیادہ ۴ء۱۷ فیصد ریستورانوں میں کام کرنے والے مزدور اور ۱ء۱۵ فیصد تعمیراتی کاموں میں لگے مزدوروں کی ہے۔ اتنا ہی نہیں لگ بھگ ۴ فیصد ٹیچر اور دوسرے سرکاری ملازم بھی منشیات کے عادی بتائے گئے ہیں۔

## بھارت کی ۶۸ فیصد آبادی اب بھی خط افلاس سے نیچے زندگی گزار رہی ہے

بھارت ایک طرف تو اقوام متحدہ سلامتی کونسل کی مستقل سیٹ کے لئے دیوانہ وار کوشش کر رہا ہے تاکہ دنیاوی امور میں اس کی کچھ سنی جا سکے لیکن یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ اب بھی بھارت کی ۶۸ فیصد آبادی خط افلاس سے نیچے زندگی گزارنے پر مجبور ہے۔ اس کے علاوہ ۳۳ فیصد معذور اور انتہائی مفلس افراد کسی طرح زندگی بسر کر رہے ہیں۔ آزادی کے ۶۰ سال بعد بھی ملک میں بدعنوانی، بے روزگاری، خراب حکومت اور سیاسی اقتدار کی جنگ کا دور دورہ ہے۔ جناب کے سی اگروال نے اپنی کتاب 'کروسیڈ انڈیا' میں ملک کے تمام حالات کا جائزہ لیا ہے اور 'انڈیا شائننگ' اور 'فیل گڈ' کا پردہ فاش کیا ہے اور بتایا ہے کہ ملک کی معیشت لڑکھڑا رہی ہے اور شہری اور دیہی عوام کے درمیان امیری اور غریبی کا فرق بڑھتا جا رہا ہے لیکن سیاست دانوں کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگ رہی ہے۔

اگروال کے مطابق جب تک دیہی سیکٹروں کی ترقی کی طرف توجہ نہیں کی جائے گی ملک کی ترقی ایسے ہی رینگتی ہوئی نظر آئے گی۔ انہوں نے کہا کہ مرکز اور ریاستی حکومتوں کے ہزار وعدوں اور پروجیکٹوں کے باوجود بڑی تعداد میں کسان خودکشی کر رہے ہیں۔

## ماڈرن دنیا کا ایک تاریک پہلو یہ بھی ہے

## ۲۰ لاکھ لوگ غلاموں کی طرح بیچے جاتے ہیں

تقریباً ۲۰ لاکھ لوگ جن میں زیادہ تر عورتیں اور بچے ہوتے ہیں ہر سال پوری دنیا میں غلاموں کے طور پر بیچے جاتے ہیں۔ ان لوگوں کو خاص طور پر جسم فروشی اور بندھوا مزدوری کے لئے بیچا جاتا ہے۔ یہ جانکاری لوانڈہ میں جاری ایک رپورٹ میں دی گئی ہے۔ انگولا قومی اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر، جو وہ لارینکو، کے حوالے سے ملک کی سرکاری نیوز ایجنسی، انگوپ میں کہا گیا ہے کہ اتنے لوگوں کو غلام کے طور پر بیچنے کے علاوہ تقریباً ایک کروڑ ۱۵ لاکھ لوگ جسم فروشی اور بندھوا مزدور کے طور پر کام کر رہے ہیں۔

انگولا کی راجدھانی لوانڈہ میں ایسوسی ایشن آف پروسی کیوٹرز آف افریقہ کے تیسرے سیشن کو خطاب کرتے ہوئے لارینکو نے کہا کہ مجرمانہ نیٹ ورک کے لوگ افریقہ، ایشیاء، لیٹن امریکہ اور مشرقی یورپ کے ملکوں کے لوگوں کو اپنا شکار بناتے ہیں۔ اس نیٹ ورک کے ذریعہ ان ملکوں کے لوگوں کو صنعتی طور پر خوشحال یورپ اور شمالی امریکہ کے ساتھ ساتھ مڈل ایسٹ کے ملکوں میں بھیجا جاتا ہے۔ لورنکو نے کہا کہ ہم آج ایک طرح کے متحد جرم سے دوچار ہیں۔ جس میں چیزوں کی طرح انسانوں کی سمگلنگ کی جا رہی ہے اسی وجہ سے دنیا کے لاکھوں بچے تعلیم اور رہنے کی آزادی سے محروم ہو جاتے ہیں انہوں نے مشورہ دیا کہ اس سمت میں سبھی ملکوں کو مل کر کام کرنا ہوگا انسانی سمگلنگ کے مجرموں کے قانون کے تحت سخت سے سخت سزا دینے کا انتظام ہونا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ اس سمت میں انٹرپول اور اس سے جڑے انٹرنیشنل اداروں کے درمیان اطلاعات کے تبادلے کو بڑھاوا دینا ہوگا۔ (روزنامہ "ہندسماچار" - ۱۵ جولائی ۰۷ء)

## بھارت میں زچگی سے ۳۰۰ عورتیں روزانہ ہلاک ہوتی ہیں

بھارت میں ہر روز ۳۰۰ عورتیں حمل اور زچگی کے دوران ہلاک ہوتی ہیں۔ اقوام متحدہ کے آبادی سے متعلق ادارے یو این ایف پی کے مطابق سماج میں خواتین کے ساتھ امتیازی سلوک کے سبب بچے کی پیدائش کے دوران معقول طبی علاج نہ ہونے کے سبب ان اموات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اس برس ۱۱ جولائی یعنی عالمی یوم آبادی کے موقع پر یو این ایف پی اے نے ایک رپورٹ جاری کی ہے جس میں حاملہ خواتین کی دیکھ بھال میں مردوں کی حصہ داری کو اہم موضوع بنایا گیا ہے۔ بھارت میں یو این ایف پی کی سربراہ اینا سنگھ کا کہنا ہے کہ پیدائش کے وقت انہیں صحیح وقت پر ہسپتال لے جایا جائے اور خواتین پر لڑکا پیدا کرنے کا دباؤ پوری طرح ختم کیا جانا چاہئے۔ اینا سنگھ کا خیال ہے کہ ہندوستانی سماج میں آج بھی لڑکیوں کو لڑکوں سے کم سمجھا جاتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ لڑکیاں کم غذائیت کا شکار ہوتی ہیں۔ شادی کے بعد سماج میں ان پر لڑکا پیدا کرنے کا دباؤ زیادہ ہوتا ہے اس لئے وہ نہ چاہتے ہوئے بھی حمل کا اسقاط کرنے کے لئے آپریشن کراتی ہیں جس سے ان کی صحت پر منفی اثر پڑتا ہے اور نتیجۃً ان کی موت ہو جاتی ہے۔ رپورٹ کے مطابق ۲۵ فیصد خواتین کی اموات دوران حمل بچہ کی پیدائش سے ہونے والی پیچیدگیوں کے سبب ہوتی ہیں ۵۰ فیصد اموات پیدائش کے بعد ۲۴ گھنٹے کے دوران ہونے والی پیچیدگیوں کے سبب ہوتی ہیں۔ ۲۰ فیصد اموات بچے کے پیدا ہونے کے سات دن بعد اور پانچ فیصد بچہ پیدا ہونے کے دو سے چھ ہفتے بعد ہوتی ہیں۔ پاپولیشن فاؤنڈیشن آف انڈیا کے سینئر مشیر الماس علی کا کہنا ہے کہ دوران حمل خواتین کی اموات تبھی کم ہو سکتی ہے جب ان کو سماج میں برابری کی حصہ داری ملے۔ عورتوں کو اپنی صحیح عمر میں شادی کرنے کی آزادی ہو۔ لڑکیوں کو تعلیم کے مواقع حاصل ہوں اور خواتین کو بھی خاندانی منصوبہ بندی میں برابری کا حق ملے۔

## چین کی ایک بچہ پیدا کرنے کی پالیسی کے نتیجہ میں

## ۲۰۲۰ تک ۳۰ کروڑ چینی نوجوانوں کو بیوی نہ مل سکے گی

چین میں ایک بچہ پیدا کرنے کی پالیسی کی وجہ سے ۲۰۲۰ء تک ۳۰ کروڑ چینی نوجوان اپنے لئے بیوی تلاش نہیں کر سکیں گے۔ بی سی سی کے مطابق چین نے ملک میں آبادی کنٹرول کرنے کے لئے ۷۰ کی دہائی سے ایک بچہ پیدا کرنے کی پالیسی اپنائی ہوئی ہے۔ اکثر والدین لڑکی کی بجائے لڑکے کی پیدائش کو ترجیح دیتے ہیں جس کے نتیجے میں حکام نے اندازہ لگایا ہے کہ ۲۰۲۰ء تک کم از کم تیس کروڑ نوجوان مرد جو شادی کے قابل ہوں گے کو اپنی بیوی تلاش کرنے میں شدید مشکلات کا سامنا ہوگا۔

## سوئٹزرلینڈ میں میناروں کے خلاف مہم

سوئٹزرلینڈ میں مذہبی نشانیوں کے حوالے سے تنازعہ بڑھتا جا رہا ہے اور اب سوئس پارلیمان کی اکثریتی جماعت سوئس پیپلز پارٹی نے مساجد کے میناروں کی تعمیر پر پابندی کے لئے ایک مہم شروع کر دی ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ عبادت کے لئے مینار کی تعمیر ضروری نہیں بلکہ بنیادی طور پر یہ اسلامی قانون کی نشانی ہے اور اس کی سوئس قانونی نظام میں کوئی جگہ نہیں۔ اب اس معاملے پر ریفرنڈم کروانے کے لئے ملکی سطح پر ایک دستخطی مہم چلائی جا رہی ہے اور اس ریفرنڈم تک ملک میں کسی مینار کی تعمیر کی اجازت نہیں۔ اس مہم سے سوئٹزرلینڈ کے ان ۳۵ ہزار مسلمانوں کو دھچکا پہنچا ہے جو کئی عشروں سے اپنے مذہب کی پہچان بنانے کے لئے کوششوں میں مصروف ہیں۔ سوئٹزرلینڈ ایک سیکولر ریاست ہے جس کا آئین تمام مذاہب پر عمل کرنے کی اجازت دیتا ہے لیکن درحقیقت سوئس مسلمان متروک گوداموں اور کارخانوں میں نماز ادا کرتے ہیں۔ اس وقت پورے سوئٹزرلینڈ میں دو مینار موجود ہیں ایک زیورچ میں اور ایک جینیوا میں لیکن ان دونوں میناروں سے بھی اذان دینے کی اجازت نہیں جبکہ برن میں واقع سوئٹزرلینڈ کی سب سے بڑی مسجد ایک سابقہ زیر زمین کار پارک میں بنائی گئی ہے۔ برن کے نواحی قصبے لینگن تھل کی انتظامیہ نے بھی میناروں کی تعمیر کے خلاف مہم کے بعد علاقے کی ایک رنگ فیکٹری میں قائم مسجد کے مینار کی تعمیر کی اجازت دینے کا فیصلہ غیر معینہ مدت کے لئے مؤخر کر دیا ہے۔

## برقعہ پر نیدرلینڈ میں تنازعہ

برقعے کو لیکر نیدرلینڈ میں ایک عرصہ سے تنازعہ چل رہا ہے۔ برقعے پر روک لگانے کے لئے یہاں کی سرکار سوچ رہی ہے کہ ایسا قانون بنایا جائے جس کے تحت برقعہ پوش عورتوں کو سزا دی جا سکے۔ اس قانون کو لانے کے پیچھے یہاں کے دایاں بازو فریڈم پارٹی کے لیڈر گیاٹ بلڈرز کا ہاتھ ہے۔ بلڈرز کے مطابق برقعے سے عورتوں کی آزادی متاثر ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ برقعے سے میل بڑھانے میں دقت تو ہوتی ہے ساتھ ہی یہ دیش کی سکیورٹی کے لئے بھی خطرہ ہے۔ بلڈرز نے کہا کہ اگر کسی کو برقعہ پہننا ہے تو وہ لوگ دیش چھوڑ کر جا سکتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے نیدرلینڈ میں کوئی جگہ نہیں ہے۔ اس قانون کے تحت برقعہ پوش عورتوں کو ۱۲ روز قید کی سزا ہو سکتی ہے۔ اس قانون کی مخالفت کرتے ہوئے مسلم برادری نے کہا کہ اس سے مسلمانوں اور ڈچ لوگوں کے بیچ دوریاں بڑھیں گی۔ ڈچ سرکار اس قانون کو پچھلے سال ہی لاگو کرنا چاہتی تھی لیکن سرکار کے چناؤ ہار جانے کے کارن یہ قانون لاگو نہیں ہو سکا۔ بلڈرز نے اس قانون میں تبدیلی لانے کے لئے ایک پٹیشن دائر کی تھی۔ ☆☆

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax: (0091) 1872-220757
Tel. Fax: (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA
Vol. 56 Thursday 2 nd August 2007 Issue No. 31

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 300/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

# مہمان نوازی ایسا وصف ہے جس کا خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں ذکر فرمایا ہے

اسلامی حکم خوش دلی سے مہمان نوازی کرنا ھے مہمان کو یہ احساس نہ ھو کہ میرا آنا میزبان کے لئے بوجھ بن گیا ھے یہ اسلامی خلق ایسا ھے کہ ھر مسلمان کو اسے اپنانا ضروری ھے

## جلسہ سالانہ یوکے کے حوالہ سے مہمانوں اور میزبانوں کو بصیرت افروز نصائح

**خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 20 جولائی 2007 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن**

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اللہ کے فضل سے انشاء اللہ اگلے جمعے سے برطانیہ کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے اور جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ گزشتہ 24 سال سے جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی یہاں ہجرت ہوئی جلسہ سالانہ یوکے بین الاقوامی جلسے کی صورت اختیار کر گیا ہے اور جب تک خلافت کا یہاں قیام ہے اس جلسے کی بین الاقوامی حیثیت رہے گی ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے یہاں آنے کے بعد جو پہلا جلسہ ہوا تھا اس کی اہمیت کے پیش نظر، بلکہ بعد کے کئی سال بھی آپ نے یہاں کے ملکی جماعتی نظام کی ٹریننگ کے لئے، ان کو صحیح جماعتی روایات سے متعارف کرانے کے لئے، جلسے کے مختلف شعبہ جات کی باحسن سرانجام دہی کے لئے، جہاں خود بڑی محنت سے اور ذاتی دلچسپی لیکر جلسے کے نظام کو اپنی رہنمائی سے مختلف اوقات میں نوازا وہاں مرکز ربوہ سے بھی تجربہ کار پرانے کام کرنے والے افسران کو یہاں کے نظام کے ساتھ مشوروں میں ان کو بھی شامل رکھا۔

بہر حال چند سالوں سے یوکے کی جماعت اتنی تربیت یافتہ ہوگئی ہے کہ مَیں سمجھتا ہوں کہ اب اگر لاکھوں کی تعداد میں بھی مہمان آئیں تو یہ بغیر کسی گھبراہٹ اور انتظامی دقت کے جلسے کے انتظام کو احسن طریق پر سرانجام دے سکتے ہیں۔ بلکہ بعض دفعہ میں سوچتا ہوں تو یہ فکر ہوتی ہے کہ جب پاکستان میں جلسہ سالانہ ہوگا تو لمبے عرصے کے تعطل کی وجہ سے بہت سے کارکنان جو آخری جلسہ میں ایکٹو تھے، بڑی عمر ہو جانے کی وجہ سے اب اتنے ایکٹو نہیں رہے ہوں گے۔ اور نئی نسل ڈیوٹیوں کا تجربہ نہ ہونے کی وجہ سے جلسے کے انتظام کو کس طرح سنبھالے گی یہ فکر ہوتی تھی۔ لیکن پھر اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت سے جو سلوک ہے اسے دیکھکر اور احمدیوں کی فدائیت اور ایمان کے جذبے کو دیکھکر تسلی ہوتی ہے کہ انشاء اللہ، اللہ خود ہی ان فکروں کے دُور کرنے کے سامان پیدا فرمائے گا۔

فرمایا آپ سب سے اور خاص طور پر پاکستان کے رہنے والے احمدیوں سے درخواست کرتا ہوں کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ پاکستان میں بھی جلسے ہونے کا انتظام فرمائے اور ان کی یہ محرومیاں اور ہماری فکریں بھی اللہ تعالیٰ دُور فرمائے۔

فرمایا جلسہ سے پہلے جو خطبہ ہوتا ہے عموماً کارکنان کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلانے کے لئے میں دیتا ہوں ۔ اللہ کے فضل سے یوکے جماعت کے کارکنان جن میں بچے بھی ہیں عورتیں بھی ہیں بوڑھے اور جوان مرد بھی ہیں یہ سب اپنے کام کو خوب اچھی طرح سمجھتے ہیں اور بڑی عمدگی سے جلسہ سالانہ میں ڈیوٹی دیتے ہیں۔ چونکہ یاددہانی کا بھی حکم ہے تا کہ پرانے اور نئے کارکن اپنے آپ کو ذہنی طور پر تیار کر لیں اور اپنی ہر قسم کی کمزوریوں کو دُور کرنے کی کوشش کریں اور پھر میزبانی سے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کی یاد بھی تازہ ہو جاتی ہے اور آپ کے عاشق صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اپنے آقا کی اتباع میں جو نمونے ہیں وہ بھی ہمارے سامنے آجاتے ہیں اور ان سے بھی ہماری رہنمائی ہوتی رہتی ہے اس لئے یہ یاددہانی کراتا ہوں کہ مہمان نوازی ایسا وصف ہے جس کا خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں ذکر فرمایا ہے حضور نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مہمان نوازی کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ مہمان نوازی یہی ہے کہ جو بہترین کھانا میسر ہو مہمان کو پیش کر دیا جائے ، جو بہترین رہائش کا انتظام ہوسکتا ہے مہمان کو پیش کر دیا جائے۔

فرمایا اسلامی حکم خوش دلی سے مہمان نوازی کرنا ہے مہمان کو یہ احساس نہ ہو کہ میرا آنا میزبان کے لئے بوجھ بن گیا ہے یہ اسلامی خلق ایسا ہے کہ ہر مسلمان کو اسے اپنانا ضروری ہے۔ مختلف رنگوں میں اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر فرمایا ہے۔ فرمایا یہ ایسی تعلیم ہے جس کا ایک احمدی کو خاص طور پر خیال رکھنا چاہئے اور پھر جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان بنکر آرہے ہوں ان کا کس قدر خیال ہونا چاہئے ۔ پس ہمیں ہر وقت یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہمارے پیارے کے مہمان آرہے ہیں جو ہمیں بہت پیارے ہیں اور اس نیت سے ان کی خدمت کرنی ہے اور اگر اس جذبے کے ساتھ ہر کارکن مہمانوں کی خدمت کرے گا تو اس خدمت کا لطف ہی اور ہوگا پس خواہ اپنے قریبی رشتہ دار آرہے ہیں یا دوسرے مہمان ہیں جلسہ پر آنے والے ان مہمانوں کی حتی الوسع سب کو خدمت کی توفیق پانی چاہئے۔ بعض ایسے ہیں جو پہلی بار آئے ہیں تا کہ جلسہ میں بھی شامل ہوں اور خلیفۂ وقت سے بھی ملاقات ہو جائے گی۔ بعض بہت سادہ مزاج دیہاتی ماحول میں رہنے والے ہیں لیکن پر خلوص دل رکھنے والے ہیں کسی کی مہمان نوازی میں کسر نہیں اٹھا رکھنی چاہئے۔

فرمایا جیسا کہ میں نے کہا یہی انبیاء کی سنت ہے یہی اسلامی خلق ہے اور یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ ہے اور الٰہی جماعت میں شامل ہونے کا دعویٰ کرنے والے اپنے خلق کے یہی نمونے دکھاتے ہیں اور ہم احمدی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں شامل ہونے کے بعد سب سے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ پر عمل کرنے والے ہیں اور ہونے چاہئیں ۔ ہماری طرف سے تو اول طور پر اس خلق کا اظہار ہونا چاہئے۔ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان کی ایک نشانی مہمان نوازی بیان فرمائی ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے اس سلسلہ میں حدیث بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ مہمان کی عزت صرف اپنے عزیزوں تک ہی محدود نہیں ہے اپنے قریبیوں سے ہی مخصوص نہیں ہے بلکہ ہر مہمان قطع نظر اس کے کہ اس کا دین و مذہب کیا ہے عزیز داری ہے کہ نہیں اس کی مہمان نوازی کا حکم آپ نے دیا۔ حضور ایدہ اللہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور اسوہ کے تعلق سے چند حدیثیں اور واقعات پیش فرمائے اور فرمایا کہ مہمانوں کے حق کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے اور جو مہمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بلانے پر روحانی مائدہ حاصل کرنے کے لئے آرہے ہوں جو اس لئے دور دراز سے خرچ کر کے آرہے ہوں کہ پاکستان میں جلسوں پر پابندی ہے ہمیں جس فیض سے محروم کر کے دنیاوی حکومتوں نے روکیں کھڑی کر رکھی ہیں اس سے فیض یاب ہونے کے لئے ہم سے جو بھی بن پڑتا ہے کرنا ہے اور کرنا چاہئے اگر اپنے اوپر بوجھ ڈال کر بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں سے فیضیاب ہوا جاسکتا ہے جو حضور نے جلسہ پر آنے والوں کے لئے کی ہیں تو ہونا چاہئے۔

فرمایا کئی مخلص ایسے آتے ہیں نہ انہوں نے یہاں سے کوئی دنیوی مفاد حاصل کرنا ہے نہ ان کا کوئی عزیز یہاں ہے جس سے ملنا ہے، کوئی ذاتی مفاد نہیں، خالصۃً جلسے کے چند دن کے لئے آئے ہیں اور جلسے کے بعد چلے جائیں گے۔ بعض مجھ سے ایسے ملے جو گزشتہ کئی سال سے کوشش کر رہے تھے، اس دفعہ اللہ نے فضل فرمایا اور ویزہ مل گیا اور جب یہ لوگ ملتے ہیں تو انتہائی جذباتی کیفیت ہوتی ہے بعضوں کی روتے ہوئے ہچکی بندھ جاتی ہے انتہائی اخلاص اور وفا کا اظہار ہو رہا ہوتا ہے۔

فرمایا یہ مہمان ہیں جو اللہ تعالیٰ کی خاطر آنے والے مہمان ہیں ان کی مہمان نوازی پر یقیناً اللہ تعالیٰ بھی خوش ہوگا پس کارکنان جلسہ کو خوش ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ثواب کا موقعہ عطا فرمایا اور یہ ان کے لئے بہترین موقعہ ہے اس سے ان کو فائدہ اٹھانا چاہئے ۔ کسی مہمان کی عزت اس کے ظاہری رکھ رکھاؤ کی وجہ سے نہیں کرنی چاہئے کسی کی سادگی کو نہ دیکھیں بلکہ اس اخلاص کو دیکھیں جس کے ساتھ وہ جلسہ سننے آئے ہیں ۔

حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بھی بعض نمونے بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر کارکن کو اس سوچ کے ساتھ ہر میزبان کا خیال رکھنا چاہئے کہ اس کی مہمان نوازی کا حق ادا ہو اس کی ضرورت کا خیال رکھا جائے اس کے ساتھ اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کیا

باقی صفحہ 12 پر ملاحظہ فرمائیں